بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

رسالہ

تشحیذ الاذہان

مرتبہ۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

جلد ۱۲ | بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۷ء مطابق ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ | نمبر ۱۰

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے ۲ طلباء سے ۱؎

بیرون ممالک سے

باہتمام ... عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ... قادیان میں چھپا

ماہ اکتوبر کا رسالہ تشحیذ الاذہان

ان احباب کی خدمت میں جو ابھی تک چندہ سالانہ نہیں ادا فرماسکے وی پی روانہ ہوگا یہ ہماری آخری استدعا ہی امید ہے قبول ہوگی کیونکہ بہت سا بقایا احباب کے ذمہ ہے۔ **بیوی کی تعلیم** اور **چند کار آمد حوالے** الگ بھی چھپوائے گئے ہیں ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجے جاسکتے ہیں۔

احمدی زرگر یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جسمیں لائق مؤلف نے جو خود زرگر ہے زرگروں کے تمام راز طشت از بام کردئے ہیں اسمیں ان کی خاص بولی بھی لکھدی ہے جس کے ذریعہ وہ انجانوں کے سامنے چالاکی کرجاتے ہیں۔ پھر سونا چاندی میں ملاوٹ کے جو طریقے ہیں اور جس طرح پر مال اوڑایا جاتا ہے سب بتادیا ہے پھر کھرے سونے چاندی کی پہچان کے طریقے بتائے ہیں ہر ایک گھر جسمیں زیور بنوایا جاتا ہو اس رسالہ کا ہونا ضروری ہے جو صرف دفتر تشحیذ قادیان سے ۴ر قیمت پر ملیگا۔ قیمت بلحاظ خاص رازوں کے ہے جلد منگوا لیجئے۔ طبع ثانی شائدنہ کروائی جائے۔

لب احمدیت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی تاجر کتب قادیان نے یہ رسالہ نفیس خط سے اچھے کاغذ پر چھپوایا ہے اسمیں احمدیت کے متعلق موٹی موٹی عام فہم باتیں ہیں قیمت ار ایک روپیہ کی بیس ماسٹر صاحب سے منگوائیں۔

فہرست مضامین منشی خادم حسین صاحب

یہ شیعہ مذہب کی تردید میں منشی صاحب کے مضامین والے رسالے ہیں ہر رسالہ ار ملیگا سب کے خریدار کو فیصدی رعایت نئے خریدار بننے والے اور ان سالوں کے خریدار کو ۲۰ فیصدی رعایت ہے ممکن ہے بعض رسالے ختم ہوں (۱) تحقیق واقعات کربلا دسمبر ۱۹۱۱ (۲) واقعات کربلا دسمبر ۱۲ء (۳) شیعیان قدیم نومبر ۱۳ء (۴) الملاحم ستمبر ۱۳ء (۵) خواص الائمہ جولائی ۱۳ء (۶) علامات الشیعہ جون ۱۳ء (۷) عبد اللہ بن سبا مئی ۱۲ء (۸) شیعہ مذہب مارچ ۱۳ء (۹) سلمان اہل البیت جنوری ۱۳ء (۱۰) تعزیہ داری ایران دسمبر ۱۳ء (۱۱) یزید کی مدح خوانی نومبر ۱۳ء (۱۲) عقائد نصاریٰ وعقاید شیعہ اکتوبر ۱۳ء (۱۳) شمائل مرتضوی جولائی ۱۳ء (۱۴) جواب اعتراضات شیعہ مارچ ۱۳ء (۱۵) واقعات کربلا تشحیذ جنوری ۱۳ء (۱۶) موافقت شیعہ ونصاریٰ اکتوبر ۱۳ء (۱۷) خلفائے راشدین وشیعہ کا مقابلہ (۱۸) اتحاد الفریقین فی اعتقاد الفریقین فروری ۱۳ء

(۱۹) اعتقاد الفریقین اپریل ۱۳ء (۲۰) تحقیق امام آخر الزمان ماہ جون ۱۵ء (۲۱) صحابہ رسول وصحابہ امام حسین مئی ۱۳ء (۲۲) اختلافات کثیر فی المرویات نظیر جون ۱۳ء (۲۳) بارہ اماموں کے پیروان کے مختصر حالات نومبر ۱۳ء (۲۴) رسالہ شیعہ داعی دسمبر ۱۳ء جنوری ۱۴ء اپریل ۱۴ء جولائی ۱۴ء دسمبر ۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۷ء

بیوی کی تعلیم

ومن اٰیاتہٖ اَنْ خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم

مودۃً ورحمۃ۔ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون۔ سورہ

قبل اسکے کہ ہمارے کسی اخبار میں خواجہ حسن نظامی کی تصنیف "بیوی کی تعلیم" کا ریویو شایع ہوخاکسار نے اس کتاب کو اپنی بیوی کے لئے منگوایا تھا۔ میں خواجہ صاحب کی طرز تحریر کو پسند کرتا ہوں اُن کی کتابیں پڑھی ہیں لیکن خواجہ صاحب مجھے معاف کریں۔ اُن کی تصانیف میں قرآنی معارف کی چاشنی کم ہوتی ہے ورنہ قرآنی معارف کی ادائیگی کے لئے اگر خواجہ کا صوفی منش قلم مامور ہوتا تو آپ دیکھتے وہ الفاظ اور وہ جملے جو آج زبانوں سے واہ اور دلوں سے آہ نکال رہے ہیں تیر و نشتر بن کر دلوں میں پیوست ہوتے۔ اور اندر کے پیپ لہو کو دھو کر آتے لیکن یہ خصوصیت اور امتیاز کارکنانِ قضا و قدر کی طرف سے اُس جماعت کے لئے اٹھا رکھی گئی تھی جسے احمد نبی اللہ کی غلامی کا فخر ہے اور جو اُس ذات عالی کا ظل ہے جس کی صفت خلقہ القرآن آئی ہے۔ اللھم صل علیٰ محمد وآلہٖ وخلفائہٖ

مجھے ان باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں میں اپنے گستاخ دل کو "خموش" کی ڈانٹ بتاتا ہوں۔

کہ "امور مصلحت خویش خواجگاں دانند"

خواجہ صاحب نے "بیوی کی تعلیم" میں یہ بتلایا ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو کیا سکھایا۔ لیکن

میں ان سطور میں یہ بتانے کی کوشش کرونگا کہ "میں نے اپنی بیوی سے کیا سیکھا" جو اسلئے میرے مضمون کا عنوان بھی یہی ہے۔

حقیقت میں مومن جو اختلاف اللیل والنہار اور تصریف الریاح میں آیات اللہ کا جلوہ دیکھتا ہے میاں بیوی کے خوش آئند تعلق میں جن کی وابستگی موت وحیات کا ایک سوال ہے اور ایک ایسے رشتہ میں جو کبھی انسان کو دوزخ کی ہوا کھلاتا ہے تو کبھی جنت کی بہار دکھلاتا ہے کیا روح انسانی کے لئے کچھ بھی ترقی کے مواد نہ ہونگے خدائی آیات اور خداشناسی کے رموز نہ ہونگے؟ اوپر کی آیت میں دو مرتبہ فرمایا کہ ازواج تمہارے لئے آیت ہیں پھر یتفکرون کا لفظ اشارہ کرتا ہے کہ سوچو جو بات تم اپنی بیویوں سے چاہتے ہو ہم بھی تم سے وہی چاہتے ہیں۔ تم کو بھی ایک نیکبخت بیوی کی طرح بننا چاہئے۔

جس طرح کہ دنیا کے سارے حقائق "جفت" کے بغیر نا تمام رہتے ہیں۔ اسی طرح روحانیت کی تکمیل کیلئے عبودیت اور ربوبیت کا جوڑ درکار ہے۔ عابد و معبود۔ خالق و مخلوق۔ عبد و رب میں وہی سوز و گداز راز و نیاز خوف و رجا کا تعلق چاہئے جو ایک محبت کرنے والے انسانی جوڑے میں پایا جاتا ہے۔

مومن کی مثال عورت سے

مومن مرد کو امراۃ فرعون اور بی بی مریم سے نسبت دی اور کافر کو نوح اور لوط کی عورتوں سے تشبیہہ سنئے قرآن پاک فرماتا ہے ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امراۃ نوح و امراۃ لوط الی وکانت من القانتین۔ سورہ تحریم رکوع آخر

یہ ایک طریق تفہیم ہے جو مجاز سے حقیقت تک جسم سے روح تک محسوس سے غیر محسوس تک عین الیقین سے حق الیقین تک پہنچاتا ہے آسمانی لٹریچر استعاروں اور لطیف تشبیہات سے مالا مال رہتا ہے کہ ہر مذاق اور ہر فطرت کی رہنمونی کر سکے۔ حضرت مسیح موعود اسی رنگ میں فرماتے ہیں :۔

"گو یہ امر اس طرح پر نہیں مگر فوراً سمجھ میں آسکتا ہے کہ جیسے ایک غیور مرد کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھے" الخ

ایک مقام پر فرماتے ہیں :۔

"بہرحال عورتوں سے مثال دینے میں دراصل ایک لطیف راز کا اظہار ہے یعنی جس طرح عورت اور مرد کا باہم تعلق ہے اسی طرح عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ ہے"

تقریر ۱۸ جنوری ۱۹۲۸ء

عورت درجہ اسلام میں (ظالم لنفسہ)

بیعت یا نکاح نکاح کیا ہے ایک ناقص اپنی بضاعت کامل کے ہاتھ بیچتا ہے۔ ناقصۃ العقل والدین نا تجربہ کار الھڑ عورت اپنا تن من دھن۔ آرام و آسائش کامل القویٰ۔ کامل العقل مرد کے حوالہ کرتی ہے جسے مرد قبول کرتا یا دوسرے الفاظ میں عورت کی تربیت۔ خورد و نوش عزت و حرمت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذمہ دار ہو جاتا ہے

مرد مومن بھی جو ہنوز کوچہ آشنائی میں سست گام ہوتا ہے اپنے خاوند اور خداوند کے ہاتھ اپنی جان مال عزت بیچ ڈالتا اور اُن کے عوض جنت کا مستحق ہوتا ہے۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ۔

آزمائش پیوند نکاح کے بعد ہی بیوی مرد کی آزمائشات کا تختہ مشق بنتی ہے عقلمند عورت محسوس کرنے لگتی ہے کہ اسکی چال ڈھال۔ صورت شکل۔ حسب نسب۔ طور طریق غرض ہر ایک ادا پر ایک گہری اور تیز نگاہ پڑ رہی ہے بعض وقت طریقہ امتحان ذرا سخت ہوتا ہے اور بعض وقت لطف آمیز۔ کبھی کبھی آپ سے تم۔ تم سے تو ہونے لگی۔

پھر کبھی ایک نگاہ لطف مدت کے غبار کو دھو دیتی ہے ع گہے بر طارم اعلیٰ نشینم ؞ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم ؞ اللہ اللہ باوجودیکہ عورت نے اپنا متاع عمر مرد کے رحم پر چھوڑ دیا ہے پھر بھی مرد کی مرضی ہی یہ ہے کہ بیوی ساس اور نند کی طعن و تشنیع سنے مگر چوں نہ کرے کٹھ پتلی کی طرح سب کی خدمت کو حاضر ہو۔ گویا اس نے اپنی اپنے ماں باپ کی بھائی بہن اور بچوں کی خدمت کے لئے ایک لونڈی خرید لی ہے روکھی سوکھی جو روٹی اسے دیجاوے اسے بخوشی نوش جاں کرے۔ کبھی کبھی فاقہ کے لئے بھی تیار رہے ان کڑے امتحانات میں پاس ہونا ضروری ہے ورنہ پایہ اعتبار سے ساقط

اسی رنگ میں مرد مومن ابتلاؤں امتحانوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین صدقوا والصابرین اور ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس الآیۃ مومن بھی ایک رضا جو بیوی کی طرح جب ان ابتلاؤں میں اسلئے ثابت قدم رہتا ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمنے تو اپنا سب کچھ اپنا خدا کے ہاتھ بیچ ہی دیا ہے۔ اب ہمارا رہے ہی کیا۔ تو اولئک علیہم صلوٰۃ من ربہم

ورحمۃ واولٰئک ھم المفلحون کے انعام کا مستحق ہوتا ہے۔

شرک سب سے بڑا گناہ جو ایک غیرت مند مرد کے کیش و آئین میں ناقابلِ عفو ہے وہ "شرکت غیر" ہے محض شک کی بنیاد پر کہ عورت نے کہیں اور آنکھ لگائی مرد یا تو طلاق دیتا ہے یا جان ہی سے مار ڈالتا ہے۔ بعض بزدل اور کم ہمت مرد خودکشی کرتے یا کم سے کم پاگل ہو جاتے ہیں۔ اسلام کا غیور خدا یہی فرماتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک۔

ریا شرک کے بعد مرتبہ ریا کا ہے بیوی اگر اوروں کو اپنا حسن دکھلائے اوروں کی خاطر سنگار کرے اوروں کی تعریف اور غیروں کی سیوا اسکا کام ہو تو مرد کے پاس اسکی ساری لیاقت اور کیا دھرا اکارت ہو جاتا ہے مرد چاہتا ہے کہ عورت زینت کرے تو میرے لئے اور اپنا جوبن اور حسن دکھلائے تو مجھ ہی کو۔ شریعت کا بھی حکم عورتوں کے لئے یہی ہے کہ لا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبآء بعولتھن الاٰیۃ۔ ریاکار مرد کے بھی اعمال حبط ہو جاتے ہیں۔ یرآءون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا۔ اور فویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون الذین ھم یرآءون ویمنعون الماعون۔

کبر عورت جس کا ذرہ ذرہ مرد کی مدد کا محتاج ہے جس کی جان مال عزت و آبرو مرد کی حفاظت کے محتاج ہیں وہ بھی سمجھنے لگے کہ ہم بھی کچھ ہیں ہم نہ ہوتے تو مرد کے گھر کی زینت نہ ہوتی تو مرد کا دل اس سے پھیکا پڑ جاتا ہے۔ لاکھ حسین متمول اور اونچے گھرانے کی کیوں نہ ہو۔ مرد مومن کی ہفتاد سالہ عبادت اور ریاضت ایک کلمۂ غرور پر ایسی برباد ہو جاتی ہے جس طرح کہ اس ابیٰ واستکبر والے کی۔ اللھم انا ایاک نعبد وایاک نستعین۔

کفرانِ نعمت بیوی اگر کھائے اور منہ پونچھ دے پائے اور انکار کرے ذراسی تکلیف پر پچھلے احسانات فراموش کر جائے ہو جو اس گھر میں آکر کبھی سکھ نہ پایا۔ اسکا تکیہ کلام ہو کر تم نے میرا کیا کر دیا۔ اس کے ورد زبان ہو تو خاوند کی ناراضگی کی انتہا نہیں رہتی خصوصاً جبکہ خاوند نے سلوک و احسان میں کمی نہ کی ہو۔ "یکفرن العشیر" جواب تھا اس سوال کا کہ کیوں عورتیں دوزخ میں زیادہ جاتی ہیں۔ پھر وہ انسان جس کی شان ہی ان الانسان لکفود کیوں اس عذاب کا مستوجب نہ ہوگا کہ ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

نفاق الٰہی تیری پناہ! نام سے خبث کی بو آتی ہے وہ مرد سچ مچ دنیاوی دوزخ میں ہے جس کا

شریک رنج و راحت شریک بستر و پہلو۔ شریک اولاد اطفال ہاں اجس کا شریک عمر بظاہر موافق اور بباطن منافق ہو مرد مومن کو نفاق سے سخت پرہیز رکھنا پڑتا ہے کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔

قصور پر اڑنا مرد و انصاف سے بولنا جب تم ایکبار بیوی کو قصور پر متنبہ کرو پھر بھی وہ اسی جرم کا ارتکاب کرے ڈانٹ ڈپٹ دو پھر بھی ہماں آش در کاسہ ہے تو تم کیا کرو گے۔

عقلمند مرد پہلے نصیحت و پند سے کام لیتا ہے پھر ڈانٹ ڈپٹ بتلاتا ہے آخر کار مار دھاڑ کی نوبت آتی ہے اب نہ سدھرے تو مادر بخطا ارشاد ہوتا ہے والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلاً۔ اسی طرح بندوں کے ساتھ خدا کا بھی سلوک ہے گناہ کے گند دور کرنیکے لیے عظوھن کے رنگ میں نذیر بھیجتا ہے پھر واھجروھن فی المضاجع کے مطابق چھوٹے چھوٹے عقاب بھیجتا ہے تاکہ لعلھم یتضرعون لیکن جب یہ نوبت آتی ہے ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلاً تو فاضربوھن کی مار پڑتی ہے۔

عورت درجہ ایمان میں (مقتصد)

ان تمام مراحل کو جب ایک موقعہ شناس اور بردبار بیوی صبر و ثبات کے قدموں سے طے کر لیتی ہے۔ تو ایک دوسرا رنگ اسکی زندگی میں آتا ہے خاوند پر اسکا حسن ظن ترقی کر جاتا ہے۔ خاوند سے محبت پیدا ہو جاتی ہے ع ہرچہ از دوست میرسد نیکو است

محبت عورت میں تین وجہ سے محبت آتی ہے مرد خوبصورت ہو مرد متمول اور عالم ہو۔ مرد قدردان ہو۔ مسلم بھی جب مومن ہوتا ہے تو اسے خدا پر بدگمانی نہیں رہتی ظن ان لن نقدر علیہ عسیٰ الا اکون بدعاء ربی شقیا کافروں کی طرح تظنون باللہ غیر الحق ظن الجاھلیۃ اسمیں نہیں رہتا پھر خاوند بھی کیسا حسن احسان میں یکتا قدرت و طاقت میں لاشریک بیدہ ملکوت کل شیئ اور فعال لما یرید اسکے گن۔

رجا محبت کے بعد ہی محبوب سے امید اور آس ہو جاتی ہے بیوی کی امید اور اعتماد خاوند کے مقدار حکمت

طاقت و اقتدار پر بڑھتی ہے ایسے وقت میں کچھ تنگی و تکلیف بھی دیکھتی ہے تو یہ اسکے زخم خوردہ دل کیلئے نمک کا کام دیتا ہے خاوند کی استغنا کا بھی خوف لگا رہتا ہے یہ تنگی بڑی بڑی کشائشوں کی کنجی ہوتی ہے

ایک میل دریا میں بھاٹا آتا ہے تو تین میل جوار چڑھ جاتا ہے ؎ رکتی ہے میری طبع تو ہوتی ہے رواں

اور یہی مطلب ہے الایمان بین الخوف والرجاء کا۔ ایک صوفی کا قول ہے الرجاء رویت الجلال بعین الجمال

شکر شکر کیا ہے منعم کی چیز اسی کی راہ میں خرچ کرنا۔ عورت کرتی کیا ہے خاوند کی چیز خاوند پر خاوند کے بچوں پر صرف کرتی ہے غور کرو۔ دال چاول خاوند کا ہانڈی اور ہانڈی کا مصالحہ خاوند کا پکانے کا گھر خاوند کا جلانے کی لکڑی خاوند کی۔ بیوی پکا کر سامنے لاتی ہے اب میاں ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور نہال ہوتا جاتا ہے شاکر مومن بھی خدا کی نعمتیں اُسی کی راہ میں صرف کرتا ہے اللہ اللہ اتمت خدا کی خرچ کرنے کی توفیق خدا کی اسباب شکر ذرائع شکر خدا کے حد ہوگئی توفیق شکر بھی اسی کی طرف سے اب بندہ نے کیا کیا ہے۔ کہ لان شکرتم کا مستحق ولدینا مزید کا مستوجب بن رہا ہے یہ محض مولا کریم غفور رحیم کا فضل ہے

رازداری اور رازدانی جس طرح کہ ایک ہوشیار بیوی اپنے میاں کے راز سے واقف ہوتی ہے اور کوئی نہیں ہوتا۔ اسکی باتوں اور اشاروں کا راز جس طرح وہ سمجھتی ہے دوسرے کم سمجھتے ہیں۔ اور یہی رموزدانی اسکی ترقیات کا باعث ہوتی ہیں کہ وہ جادہ ادب سے کبھی باہر نہیں ہو سکتی۔ مرد مومن بھی کلام الٰہی کے معارف ونکات سے واقف کیا جاتا ہے۔ تاکہ دربار حقیقت کے راز اُس پر منکشف ہوں اور رضا کے مراحل وہ بآسانی طے کر سکے لا یمسّہ الا المطہرون اسی طرف اشارہ کرتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اوّل فضیلت اور کمال کسی ولی کا یہ ہے کہ علم قرآن اسے عطا کیا جاوے، کیونکہ وہی تو ہم مسلمان لوگوں کا مقتدا۔ ہادی پیشوا اور رہنما ہے"

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک عاشق اپنے معشوق کی زبان سیکھ لینے کا شوق رکھتا ہے پھر جس شخص کو محبت الٰہی کا دعویٰ ہے لیکن کلام الٰہی کے جاننے سے لاپرواہی ہے وہ ہرگز محب صادق نہیں"

صبر و رضا عورت کو پہلے پہل اپنے نفس کا خیال رہتا ہے میکہ کی طرف دھیان زیادہ رکھتی ہے لیکن رفتہ رفتہ خاوند کی محبت اسمیں دلسوزی کا مادہ پیدا کرتی ہے وہ خاوند کی خاطر تمام مصیبتوں کو

خندہ پیشانی سے برداشت کرلیتی ہے۔ ہر چہ می آید براں مے دہ رضا اسکا وطیرہ عمل ہوجاتا ہے۔ سسرال کے جور وجفا طعنے تشنیع اسکی محبت کو سرد نہیں کرسکتے مومن پر بھی صبر آزما۔ استقلال شکن توبہ سوز مصائب آتے ہیں لیکن وہ کشتگان خنجر تسلیم رضینا۔ بقضاء اللہ کہکر چپ ہوجاتے ہیں خدا کے مقابل جو لوگ اپنے ہوا و ہوس کی مورتی پوجا شروع کرتے ہیں ان سرشاران محبت کے پیچھے پڑجاتے ہیں۔ بیرحمی کا سلوک کرتے ہیں۔ گالی گفتار سے پیش آتے ہیں۔ ولتسمعن من الذین اشرکوا اذیً کثیرۃ

الذین اشرکوا شادی ہوتے ہی خاوند کی واحد حکومت میں زبردستی کے حصہ دار بھی پیدا ہوجاتے ہیں جو اپنی جائز ناجائز حکومت اس بیچاری سے منواتے ہیں شرعاً عقلاً قانوناً ساس اور نندوں کو بہو سے خدمت و اطاعت کی توقع رکھنے کا کوئی حق نہیں۔ شریعت کی بے داغ حکمت نے جس کے ذمہ خدمت لگائی ہے اسی مخدوم کے مال کا وارث بھی بنایا ہے لیکن بہو نہ ساس کی وارث ہے نہ ساس بہو کی پھر بھی ساس ہر کہ بہو سے خدمت نہیں عبادت کی منتظر رہتی ہیں ادنیٰ سرتابی اگرچہ کہ سہواً ہی کیوں نہ ہو۔ ایک ایسا جرم ہے جو ناقابل عفو ہے اور ایک ایسا نقصان ہے جو ناقابل تلافی ہے۔ آزار رہنا بہو کی آنکھوں نہ دیکھنا۔ عیب چینی کرنی یہ تو ساسوں کا روزمرہ ہے۔

بیچاری بہو خصوصاً ہندوستان کی بے زبان بہو جس کی خاموشی گورستان کو بھی مات کرتی ہے۔ ان تمام مظالم کو فقط اپنے پیا کے منہ کے لئے برداشت کرتی ہے اور اپنے دل کے غبار دوہوں اور ٹھمریوں کی شکل میں نکالتی ہے جسے ہندی لٹریچر قدر کے ہاتھوں لیتا اور موسیقی اسے دردناک سُروں میں درد آشنا دلوں تک پہنچاتی ہے۔

مشرکین بھی جو نفس کی ظلمانی کیچ میں پھنس کر اپنے ہوا و ہوس کو معبود بناتے ہیں (حقیقت میں مشرک کی تعریف ہوتا ہے من اتخذ الٰھہ ھواہ) اور زبردستی اپنے معبودوں کو اپنے نفس کو خدائی میں شریک گردانتے ہیں۔ ان مومنوں کے پیچھے پڑجاتے ہیں جلی کٹی سناتے ہیں ان کے عفت و عصمت کے دامن میں کیچڑے ڈالتے ہیں لیکن یہ سبوکشان جام الست انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ کہکر چپ ہوجاتے ہیں۔ کبھی بیتاب ہوکر چلا اٹھتے ہیں متیٰ نصر اللہ۔ انکی یہ آہ و زاریاں مناجات کہلاتی ہیں جس کے لئے اجابت دامن پھیلا کر استقبال کو آتی اور فرشتے اسے لے کر پایہ عرش کو بھی تھرا دیتے ہیں۔

جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا مولا جس کی شان ہے لہ مافی السموٰات ومافی الارض وما

بینھما وما تحت الثریٰ۔ اس خاوند کی طرح جو اپنی دلربا کو درشت مزاج ساس اور نندوں کے چنگل سے نجات دیکر ایک آزاد حکومت عطا کرتا ہے ان مومنوں کے لئے بھی تختہ زمین پلٹ دیتا ہے الذین اشر کو امنہ دیکھتے رہ جاتے ودمرنا ما کان یصنع فرعون الآیہ کا نقشہ سب کے سامنے کھچ جاتا ہے اور وہ مومن جنھوں نے خدا کی خاطر فرعون کی سختیاں سہی تھیں اورثنا الذین استضعفوا مشارق الارض ومغاربھا التی بارکنا فیھا کے انعام کے مستحق ہوتے ہیں۔

شب بیداری۔ دُعا ہاں یہ نتیجہ ہوتا ہے اُنکی شب بیداری اور اُن خاموش دعاؤں کا جو جوف اللیل میں کیجاتی ہیں جس طرح کہ ایک خاموش اور بے زبان بیوی تاریک راتوں میں چپکے چپکے خدا جانے خاوند کے کان میں کیا کہہ دیتی ہے کہ وہ اُسکے لئے پہاڑ الٹنے کو آمادہ ہوجاتا ہے۔ اسکی سسکیاں اور ہچکیاں اور اسکا بسورتا ہوا چہرہ ایک ایسی درخواست ہے جو مسترد نہیں ہوتی مرد مومن بھی جو مغز عبادت (دُعا) کی چاشنی سے آشنا ہوتا ہے انّ ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأ واقوم قیلاً کے مطابق راتوں کو اٹھتا اور دربار عزّت جل جلالہ میں گر گر کہتا ہے حضور ہی کا ارشاد ہے ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ ودون الجھر من القول الآیۃ۔ یہ بھی چپکے چپکے اور عاجزی سے خدا سے سرگوشی (مناجات) کرتا ہے

اشدّ وطأً وطأ کے ایک معنی کچلنے۔ پاؤں سے مسلنے کے ہیں دوسرے معنے موافقت کے ہیں۔ مواطاۃ اسی سے مصدر ہے۔ عورت کی شب بیداری اکثر مرد کی خاطر ہوتی ہے یا بچوں کی شفقت کے لئے اسکے دو فائدے ہوتے ہیں۔ اوّل عورت کے قویٰ کچلدیئے جاتے ہیں اور اسمیں برداشت کا مادہ بڑھتا ہے جوش کم ہوجاتا ہے۔ دوم۔ مرد سے موافقت مواطاۃ الفت پیدا ہوتی ہے ہاں یہی ہے جو عورت کو پورے اجر کا مستحق بنادیتا ہے اسی طرح ناشئۃ اللیل (شب بیداری) کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرد مومن کے نفسانی جوش شدت کے ساتھ کچلدیئے جاتے ہیں اور دوسرے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے خاوند اور خداوند سے شدت کی موافقت اور الفت پیدا ہوجاتی ہے اور اسے شفقت علیٰ خلق اللہ کا سبق ملتا ہے جس کی ہمدردی میں وہ راتوں کو بھی جاگتا ہے۔ ہاں یہی ناشئۃ اللیل انہیں پورے پورے اجر کا مستحق بنادیتی ہے

حمل خاوند کی امانت عورت جب مرد کی امانت کا بوجھ اپنے اوپر لیتی ہے تو اگرچہ کہ اسے تکلیف کا سامنا ہوتا ہے لیکن وہ شرط وفا کو نہیں چھوڑتی۔ جی

متلاتا ہے قے آتی ہیں بدن کا بوجھ دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے کھانا چھوٹ گیا ہے ساتھ والیاں چھیڑ خانیاں کرتی ہیں۔ دو قدم چلنے سے سانس پھول رہی ہے کمر اور پیٹھ درد سے دہری ہو رہی ہیں۔ لیکن وہ وفا کی پُتلی لمبی اور ٹھنڈی سانسوں سے برداشت کر لیتی ہے جتنے جتنے چاند چڑھتے جاتے ہیں۔ اتنی اتنی تکالیف اور احتیاط میں اضافہ ہوتا رہتا ہے پھونک پھونک کر قدم رکھنا کوئی سیکھے تو کسی کو کھ بھری سے سیکھے کھانے میں پینے میں چلنے پھرنے میں حتیٰ کہ خیال و فکر میں بھی احتیاط رکھنی پڑتی ہے مبادا کہ خاوند کی امانت ہاتھ سے چھوٹ جاوے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

تیرے منہ ہی کی قسم اے میرے پیارے احمد ؛ تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

اسکے بعد وہ دہشتناک وقت آتا ہے جس کے خیال سے روح کانپتی اور جس کا دھڑکا ہر ایک عورت کو لگا رہتا ہے وہ وضع حمل کا وقت ہے خالق مطلق نے خود جہاں فرمایا ہو۔ حملته امه کرها و وضعته کرها تو پھر اور کسی کو کیا کہنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح مرد مومن جو حقیقی معنے میں "انسان" کے خطاب کے لائق ہوتا ہے جب حامل امانت آسمانی ہوتا ہے تو اسے بھی بڑی بڑی احتیاط اور پابندیاں رکھنی پڑتی ہیں حضرت مسیح موعود کو بھی سنت انبیاء کے مطابق روزے رکھنے کا حکم ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی قربت کی وجہ سے پیاز لہسن نہیں کھاتے تھے۔ انا عرضنا الامانة على السموت والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جهولا۔

بڑی بڑی ایذائیں دکھ سب و شتم سننے پڑتے ہیں جان لینے کے منصوبے ہوتے جانی۔ مالی عزت و آبرو کے حملے ہوتے ہیں خود قوم کی حالت کو دیکھکر "باخع نفسک" ہوتا ہے ؎

بنالم بدرش انسان کہ نالد ؛ بوقت وضع حملے بار دارے

جس طرح کہ ادنیٰ سی بے احتیاطی اسقاط حمل کا موجب ہوتی ہے اسی طرح ادنیٰ سر تابی اور نالائقی حبط اعمال اور تنسیخ مدارج کا باعث ہوتی ہے۔

بچہ | جب صحیح و سالم بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو احباب خوش ہوتے اور اعداء غمگین سو انہیں ہاتھ ہمارے گھر میں شادی + فسبحان الذی اخزی الاعادی + لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے حقیر و کمزور ہے لیکن باپ اسے بڑھاتا۔ کھلاتا۔ پلاتا۔ تربیت کرتا اور پروان چڑھاتا ہی یہانتک کہ وہ ضعیف اور کمزور بچہ ان کو ہی علو

کے مجسموں کو للکارتا ہے کہ آؤ ہم سے مقابلہ کرو۔ لیکن چونکہ وہ اسوقت تک بڈھے فاتر العقل اور بیکار ہو چکے ہوتے ہیں اسلئے پہلے پہل تو کچھ حرکت مذبوحی کی طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہیں کہ اسکو جسے ضعیف سمجھتے تھے مار کر ہٹا دیں لیکن خود ہی گرتے جاتے اور مرتے جاتے ہیں اور اُن کی جگہ وہ کمزور بچہ لیتا ہے۔ اب وہ مسند نشین ہوتا ہے اور یہ قبر گزین۔ فرعون نے موسیٰ سے کہا تھا۔ الم نربک فینا ولیدًا لیکن وہی ضعیف بچہ فرعون جیسے مدبر بادشاہ۔ ہامان جیسے بیدار مغز اور انجینئر اور قارون جیسے دھنی اور جادوگروں کو چیلنج دیتا ہے موعدکم یوم الزینة وان یحشر الناس ضحیٰ۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے واورثنا الذین استضعفوا مشارق الارض ومغاربها التی بارکنا فیها۔ وہ قبطی جو ضعیف تھے۔ اب حکومت کے تختوں پر نظر آتے ہیں اور وہ الیس لی ملک مصر بولنے والا فرعون نیل مصر میں ہزاروں برس ڈبنے کے بعد اب مصر کے نمائشگاہ میں عبرت آموز خلائق ہے یہی حال حضرت نبی کریم کا ہوا۔ وہ یتیم جو چھپ کر نماز پڑھنے کی بھی ہمت نہ رکھتا تھا اپنے حریف مقابل کو لنسفعًا بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة الایہ کا نشانہ پاتا ہے۔

یہی حال اس زمانہ کے نبی اور مامور ربانی کا ہوا وہ جنہوں نے کہا تھا کہ ہمنے مرزا کو اٹھایا تھا ہم ہی اسے پست کرینگے آج مہین من اراد اہانتک کے نخچیر لاغر ہیں۔ اور اس مربی صفت کے مرید دنیا کے ہر ایک گوشہ پر پھیلے ہوئے ہیں حضرت عدم خوب فرماتے ہیں ؎

مغرب میں جاکے گونجی آواز میرزا کی ؛؛ لنڈن میں پھر رہے ہیں اسکی دعا کے پتلے

عورت درجہ احسان میں (سابق بالخیرات)

درجہ فنا جب ان تمام گھاٹیوں کو عورت مردانہ پامردی سے طے کر جاتی ہے تو اب وہ عاشق سے معشوق اور محب سے محبوب بنجاتی ہے اسکا اپنا نفس درمیان سے اٹھ جاتا ہے اسکی خواہش اور شوق پر موت کی ہوا چل جاتی ہے مرد کی محبت اسکی زندگی کا راز ہوتا ہے مرد بھی اسے اپنا قرۃ عین سمجھنے لگتا ہے بیگانگت جاتی رہتی ہے اور یگانگت من تو شدم تو من شدی کے ترانے گاتی ہے یہی وہ درجہ ہے جہاں پہنچکر مومن کی روح پکار اٹھتی ہے۔ قل ان صلوتی ونسکی ومحیای و

و مماتی للہ رب العلمین تو بارگاہ قدس سے اسے جواب ملتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

نفس مطمئنہ دائرہ یہ ہے کہ ایک ہوشیار عورت اسوقت تک۔ دم نہیں لیتی اور اطمینان سے نہیں بیٹھتی جب تک کہ اسے خاوند کے راضی ہونیکا پورا پورا اطمینان نہیں ہو لیتا اور اُسے چین ہی نہیں ملتا۔ جب تک کہ اُسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ خاوند میرا ہے خاوند مجھے ضائع نہیں کریگا وہ انتھک کوشش کرتی جاتی ہے۔ خواب و خور حرام کر لیتی ہے یہانتک کہ اپنے ساجن کو پالیتی ہے اسے راضی کر ہی لیتی ہے۔

اسی طرح مومن کا نفس بھی اسوقت تک نفس مطمئنہ نہیں ہوتا۔ اسے اطمینان نصیب نہیں ہوتا جب تک کہ لهم البشریٰ فی الحیوٰة الدنیا کے بے خزاں جنت میں قدم نہیں رکھ لیتا۔ کافر مطمئن بالحیوٰة الدنیا ہوتا ہے (واطمانوا بہا) اور مومن مطمئن باللہ و بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اسے کب چین آوے جب تک کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ مل نہ جاوے۔

علت غائی۔ درجہ لقا صفت مریمی درجہ فنا کو درجہ بقا ایسا ہی ضروری ہے جیسے کہ ایک صحیح المزاج اور محبت کرنے والے جوڑے کے لئے نیکبخت اولاد کا وجود۔ جب عورت اپنے اندر مریمی صفت پیدا کرتی ہے کہ اپنی شرمگاہ کو غیر مرد سے اپنے کان کو غیر آواز سے اپنی ناک کو غیر کی خوشبو سے اپنے خیال و فکر و ذکر کے سوراخوں (لطائف دماغ) کو غیر کے فکر و ذکر سے بچاتی ہے تو اکثر اوقات اسے مرد کی یادگار میں اُسی کی خو و بو کا ایک بچہ ملتا ہے جو عورت کی ترقی مدارج اور دائمی سکھ کا باعث ہوتا ہے مرد مومن بھی جب احصنت فرجہا پر کاربند ہوتا ہے تو نفخہ الہام الٰہی شروع ہو جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کیفیت کو اس رنگ میں بیان فرماتے ہیں۔

"جب اُس استعداد کے ساتھ ایک قطرہ رحمت الٰہی ملجاتا ہے تو اسی طرز کے موافق کہ جب عورت کے نطفہ میں مرد کا نطفہ پڑتا ہے تو تب انسان کی ماضی حالت نطفہ کی صورت سے علقہ بنجاتی ہے اور کچھ رشتہ باری تعالے سے پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ علقہ اعمال صالحہ کے خون سے مضغہ بنتا ہے۔ اسی طرح سے کہ جیسے خون حیض کی مدد سے علقہ مضغہ بنجاتا ہے" انتہیٰ الی اخر الکلام (آئینہ کمالات صفحہ ۲۰۳)

ان تمام امور کو زیر نظر رکھ کے پھر پڑھئے۔ ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم

ان دا جا لتسکنوا الیھا الآیۃ لتسکنوا کا لفظ بتاتا ہے کہ صبر و سکون سے کام لینا چاہیے ہتھیلی پر سرسوں جانے سے کام نہیں بنتا عورت سے استقلال و ثبات سیکھو علیکم بدین العجائز۔

خداوند تعالے میری بیوی کو جزائے خیر دیوے کہ مینے اس سے یہ کام کی باتیں سیکھیں گو کہ سلامتی سے آپ ہو رگدہی ہیں ارباب نظر کے لئے اسمیں بڑے بڑے مطالب آئینگے۔ اللہ تبارک و تعالی میری اور میری بیوی کی موت صالحین میں کرے آمین (عبد الحلیم کٹکی از سمبلپور۔ اڑیسہ)

(ایڈیٹر) مولٰنا جزاکم اللہ نہایت لطیف از نکات معرفت سے پُر مضمون لکھا۔

مناجات

آں کرم کن کہ ماسوائے ترا — در حریم دلم نماند جا
از جناب تو در کہ رو آرم — منکہ اندر جہان ترا دارم
آں دلے دہ کہ راہ تو گیرد — واز دو عالم پناہ تو گیرد
جانم از سوز خویش روشن کن — دیو را نا امید از من کن
تا بمہد تو گشت پیوندم — دل ز دنیا و آخرت کندم
غم و اندوہ و درد و ذوقم بخش — انس و مہر و وفا و شوقم بخش
دلم از درد و شوق خود خوں کن — بر باہوش و سخت مجنوں کن
سینہ از درد خویش ریشم کن — مظہر جذبہ ہائے خویشم کن
در غم و درد خویش زارم کن — در تپ عشق بیقرارم کن
اے خدا چارہ کن بیک نظرم — ہیچکس نیست با تو چارہ گرم
نابکار و ذلیل و عریانم — آبرو ریختہ بعصیانم
آں خداوند آنچہ بد کردم — تو بدانی کزو بصد دردم
کس شریک تو نیست در دو جہاں — بر دو عالم توئی خدائے یگاں
تو وحیدی و پاک و فرد و قدیم — تو بندگی و شان تست عظیم
پاک ذاتی و پاک در ہمہ کار — پردہ پوشی و غافر و ستار
سنجز او نیست کہ مے خواہم — اینکہ باشد بدرگہت راہم

چند کار آمد حوالے

(از قلم معارف رقم جناب منشی خادم حسین صاحب خادم بھیروی ڈیرہ دون)

(۱)

دجال کے معانی۔ میں سے ایک معنی بڑی سیاحت کرنے والی قوم بھی ہے ثبوت کے لئے ملاحظہ ہو

ا۔ دجل کے معنی ٹریول اور سائے کنٹری۔ ملک میں سیاحت کرنا۔

دجال کے معنے لارج ٹریولنگ کمپنی۔ بڑی سفر کرنے والی جماعت۔ عربک انگلش ڈکشنری مؤلفہ الیف سٹین گاس مطبوعہ لنڈن صفحہ ۳۵۴ موجودہ امپیریل لائبریری کلکتہ

ب۔ دجال بالفتح و تشدید جیم۔ طلا اندود جوہر شمشیر و بسیار دروغ گوئندہ و گروہ بزرگ منتخب اللغات نول کشور صفحہ ۱۴۷ زیر لفظ دجّال

(۲)

یاجوج ماجوج۔ ترکوں کا مورث اعلیٰ ایک ہے یعنی یافث بن نوح علیہ السلام۔ ترکوں کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ سد سکندری میں مسدود ہو جانے سے رہ گئے تھے یعنے اُن کو ترک کیا گیا تھا اسواسطے ترک نام ہوا دیکھو صراح زیر لفظ ترک۔ پس جب ترک عام نوع انسان سے مشابہ ہیں۔ اور عجیب الخلقت نہیں ہیں تو یاجوج ماجوج کس طرح عام نوع انسانی سے مختلف اور غیر مشابہ ہو سکتے ہیں ہمارے نزدیک یہ بڑا ہی مفید حوالہ ہے اس سے قوم یاجوج ماجوج کی اصل اور سد سکندری کا موقعہ و محل سب واضح ہو جاتے ہیں۔

(۳)

تحقیق معنی توفی کی ایک بے نظیر۔ توفّی کے معنے لغت عرب میں آتے ہیں۔ اخذ الشیء وافیاً والموت نوع منہ یعنی توفی کے معنے ہیں کسی چیز کو پورا لے لینا اور موت بھی اسی کی قسم سے ہے یعنے موت کے معنوں میں بھی اس کا استعمال درست ہے اور صراح وغیرہ میں توفاہ مرقوم ہے والوفات الموت و توفاہ اللہ اخا قبض روحہ۔ خود آنحضرت صلعم (روحنا فداہ) کی وفات کا مشکوۃ شریف میں جہاں ذکر آیا ہے پہلے اسمیں لکھا ہے کہ ملک الموت نے آپکی روح مبارک کو قبض کیا

اسکے بعد لکھا ہے کہ آپکی توفی ہوئی گویا توفی روح پر جب توفی کا لفظ بولا جائے اور اسم فاعل خدا یا ملائکہ قابض ارواح ہوں تو اسکے معنی قبض روح کے یقینی ہوتے ہیں اب روایت مذکورہ کا خاص موقعہ بنا بر تشفی شائقین عرض کیا جاتا ہے

فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی جبریل علیہ السلام فقال جبریل یا محمد ان اللہ قد اشتاق الی لقائک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لملک الموت امض لما امرت بہ فقبض روحہ فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاءت التعزیۃ الخ رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ ۔ مشکوٰۃ شریف ربع ۴ صفحہ ۱۹ مطبوعہ محمدی لاہور

(۴)

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي ۔ وفات مسیح پر ایک قطعی الدلالت آیت اور ناقابل تردید دلیل ہے ۔ فلما توفیتنی ای قبضتنی الیک وامتنی عن الجبائی ۔ قال الجبائی وفی ھذہ الآیۃ دلالۃ علی انہ امات عیسیٰ وتوفاہ ثم رفعہ الیہ لانہ بین انہ کان شہیدا علیہم مادام فیہم فلما توفاہ اللہ کان ھو الشہید علیہم ۔ تفسیر مجمع البیان طبرسی زیر آیت فلما توفیتنی

یعنی جبائی نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں فلما توفیتنی یعنے جب تو نے میری روح کو قبض کر لیا اور مجھے موت دیدی پھر جبائی کہتے ہیں کہ اس آیت میں دلالت ہے اس بات پر کہ خدا نے عیسیٰ علیہ السلام کو مار دیا اور اسکی روح قبض کر لی پھر اسکو اپنی طرف اٹھا لیا کیونکہ ظاہر ہے کہ وہ اپنے متبعین یعنی نصاریٰ پر نگران تھے جب تک ان میں رہے اور جب خدا نے ان کو وفات دیدی تو پھر وہی ان کا نگران حال تھا

نتیجہ ۔ اگر نصاریٰ اپنے اصل عقائد پر ہیں تو مسیح بھی زندہ اور ان کے نگران ہیں اگر وہ اپنے اصل عقائد سے گمراہ ہو گئے ہیں جیسے کہ صدیوں کے مشاہدہ سے ثابت ہو رہا ہے تو ظاہر ہے کہ مسیح ان میں موجود اور نگران نہیں ہیں اور اسی دلیل سے وہ زندہ بھی نہیں ہیں ۔

یہ حوالہ جس طرح اہل سنت پر حجت ہے اسی طرح شیعہ پر بھی ہے کیونکہ ان کے ایک بہت بڑے مفسر نے اسکو اپنی تفسیر میں نقل کیا ۔ فتدبر

(۵)

آیت قل فمن یملک من اللہ شیئاً ان اراد ان یہلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعاً ۔ اس کا مطلب یہ آیت بھی خاص معرکۃ الآراء ہے میں نے بعض مخالفین سے سنا کہ اس سے تو مریم علیہا السلام کی وفات بھی ابھی تک ثابت نہیں چہ جائیکہ مسیح علیہ السلام کی ۔ حالانکہ یہ آیت

وفی ہذا یہ بھی وفات مسیح پر صریحاً دال ہے چنانچہ یہاں پر تفسیر ابن جریر سے اس آیت کی تفسیر عرض کیجاتی ہے

یقول جل ثناءہ لنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قل لھؤلاء الجھلۃ من النصاریٰ لو کان المسیح کما تزعمون انہ ھو اللہ ولیس کذلک لقدر ان یرد امر اللہ اذ جاء باھلاکہ واھلاک امہ۔ فلم یقدر علی دفع امر اللہ فیہما اذ نزل ذلک ففی ذلک لکم معتبر ان اعتبرتم وحجۃ علیکم ان عقلتم فی ان المسیح بشر کسائر بنی آدم وان اللہ عز وجل ھو الذی لا یغلب ولا یقھر ولا یرد لہ امر بل ھو الحی الدائم القیوم الذی یحیی ویمیت وینشی ویفنی وھو حی لا یموت ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۹۰ مطبوعہ مصر

فاضل مفسر فرماتے ہیں کہ اللہ جلشانہٗ اپنے نبی کریم صلعم کو فرماتا ہے کہ ان جاہل نصاریٰ کو کہو کہ اگر مسیح ایسا ہوتا جیسا تمہارا زعم ہے کہ وہ خدا ہے اور حالانکہ وہ ایسا نہیں) تو جب خدا کا حکم اسکے مارنے اور اسکی ماں کے مارنے کا ہوا تھا تو وہ اسکو ٹال دیتا اور اسکی ماں بھی مر گئی اور وہ اسکے حکم کو ٹالنے پر قادر نہ ہو سکا اور اسمیں تمہارے لئے عبرت کا سبق ہے اگر تم سوچو اور تم پر اتمام حجت ہے اگر عقل سے کام لو اس بارہ میں کہ مسیح بھی بشر ہے جس طرح دوسرے نوع انسان ہیں اور تحقیق خدا کی ہی ذات ہے جو کہ نہ مغلوب و مقہور ہوتا ہے اور نہ اس کا حکم ٹل سکتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ زندہ اور قیوم جو کہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور پیدا کرتا اور فنا کرتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جو کبھی نہیں مریگا۔

اشکال اس آیت میں صرف یہ تھا کہ عوام اسکے معنی بوجہ صیغہ مضارع کے جو کہ ان یھلک میں ہے ہلاکت حضرت مسیح اور مریم و جمیع اہل زمین کو زمانہ استقبال میں قرار دیتے تھے۔ حالانکہ وقوع وفات مریم علیہا السلام زمانہ گذشتہ میں مسلمہ یقینی و متحقق ہے مفسر ابن جریر نے جیسے کہ تشریح معروضہ بالا سے ظاہر ہے وقوع ہلاکت مسیح و مریم کو زمانہ ماضی میں بیان کر دیا فھو المراد

(۶)

اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ہے اس آیت میں دابۃ الارض کے متعلق تکلمھم کا لفظ وارد ہے عام لوگ اس کے معنے کلام کرنے کے لیتے ہیں لیکن محققین اسکے معنے کاٹنے کے لیتے ہیں اسکے ثبوت میں ملاحظہ ہو۔ واصل الکلم الجرح (ومنہ الحدیث) انا نقوم علی المرضیٰ ونداوی الکلمی ھو جمع کلیم وھو الجریح فعیل بمعنی مفعول نہایہ ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۴۵ مطبوعہ مصر میں لفظ کلم (ترجمہ) لفظ کلم کے معنے دراصل زخم کے ہیں اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ ہم مریضوں

پر کھڑے ہوتے اور زخمیوں کا علاج کرتے ہیں کلمی جمع ہے کلیم کی جس کے معنے زخمی کے ہیں فعیل کے وزن پر ہے مفعول کے معنوں ہیں۔

(۷)

قتل کے معنی ہمیشہ مار ڈالنے ہی کے لغت عرب میں مستعمل نہیں ہیں جیسے کہ فارسی یا اردو میں مستعمل ہوئے قد

تردولا یراد بها وقوع الامر ومنه حدیث عمر (وفی حدیث المار بین یدی المصلی) قاتله

ای دافعه عن قبلتک ولیس کل قتال بمعنی القتل (ومنه حدیث ثقیفة) قتل الله

سعداً فانه صاحب فتنه وشر۔ ای دفع الله شره کانه اشارة الی ما کان منه فی

حدیث الافک والله اعلم وفی روایة ان عمر قال یوم السقیفة اقتلوا سعداً قتله الله

ای جعلوه کمن قتل واحسبوه فی عداد من مات وهلک ولا تعتدوا بمشهده ولا

تعرجوا علی قوله (ومنه حدیث عمر ایضاً) من دعا الی امارة نفسه او غیره من المسلمین

فاقتلوه ای اجعلوه کمن قتل ومات بان لا تقبلوا له قولاً ولا تقیموا له دعوة وکذٰلک

الحدیث الآخر) اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منهما ای ابطلوا دعوته واجعلوه

کمن مات نہایہ ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۵ زیر لفظ قتل

یعنی قتل کا لفظ وارد ہوتا ہے لیکن اس سے مراد واقعی قتل ہونا نہیں ہوتا اور اسی معنے میں حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ نمازی کے آگے سے جو گزرے اسکو قتل کر دو اسکے معنے ہیں کہ اس کو ہٹا دو اپنے سامنے سے اور ہر ایک قتال قتل کے معنوں میں مستعمل نہیں ہوتا۔ اور اسی قبیل سے ہے حدیث سقیفہ بنی ساعدہ میں یہ لفظ کہ خدا قتل کرے سعد کو تحقیق وہ فتنہ اور شر کو پھیلانے والوں میں سے ہیں۔ اسکا مطلب ہے کہ خدا ان کے شر کو دور کرے گویا اسمیں اشارہ ہے جو ان سے سرزد ہوا۔ حدیث افک (حضرت عائشہ رضہ) کے متعلق بھی۔ واللہ اعلم

اور ایک روایت میں ہے کہ عمر رضہ نے سقیفہ کے دن کہا تھا کہ قتل کرو سعد کو خدا اسکو قتل کرے یعنی اسکو ایسا کر دو جیسے کہ مقتول ہوتا ہے اور اسکو ایسا گمان کرو کہ وہ مر گیا اور ہلاک ہو گیا اور اسکی موجودگی کا کچھ خیال نہ کرو۔ نہ اسکی بات پر کان دھرو۔ اور اسی طرح ہے وہ حدیث عمر کی کہ جو کوئی لوگوں کو اپنی ذات یا دوسروں کی امارت کی دعوت کرے اسکو قتل کر دو یعنے اسکو مقتول اور مردہ کی طرح کر دو۔ اس طرح پر کہ نہ تو اسکی بات کو قبول کرو۔ اور نہ اسکی دعوت میں حصہ لو۔ اور اسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ جب دو

خلیفوں کی بیعت ہو لے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو یعنے اسکی دعوت کو باطل کر دو۔ اور ایسا گمان کرو کہ وہ (زندہ نہیں) مُردہ ہے۔

اس بنا پر جو قتل انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق کلام مجید کی بعض آیات میں مذکور ہے۔ اسکو بھی عام مروّجہ قتل کے معنوں پر نہیں سمجھنا چاہئے۔ بلکہ شدت مقابلہ و شدت ایذا رسانی کے معنوں میں وجہ جس کی اسکی یہ ہے کہ دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ خداوند کریم نے ہمیشہ اپنے مرسلوں اور نبیوں اور ان کے سچے متبعین کی نصرت فرمائی ہے اور ان کے دشمنوں کو یہاں تک قدرت نہیں دی کہ انہوں نے انبیاء کرام اور ان کے جانثاروں پر غالب ہو کر ان کو قتل بھی کر دیا ہو مثلاً کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز ۲۸ ۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا ۲۴ نوٹ حضرت مسیح موعود نے بارہا لکھا ہے کہ اولوالعزم نبی قتل نہیں ہوتا ہے (ایڈیٹر)

(۹)

حجرہ صدیقہ میں تین چاند ۔ وعن عائشۃ قالت رأیت ثلٰثۃ اقمار سقطن فی حجرتی فقصصت رؤیای علی ابی بکر فسکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ودفن فی بیتی قال ابوبکر ھذا احد اقمارک وھو خیرھا اخرجہ مالک۔ تیسیر الوصول کتاب تعبیر الرؤیا فصل الثانی حدیث نمبر ۹

(ترجمہ) عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ فرمایا میں نے دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں گر گئے ہیں۔ تو میں نے یہ اپنا خواب ابوبکر سے بیان کیا۔ تو وہ چپ ہو رہے جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا اور آپ میرے گھر میں مدفون ہوئے تو ابوبکر نے فرمایا کہ تیرے ان چاندوں میں سے ایک یہ چاند ہیں جو سب سے بہتر ہے۔ مالک رحم اسکے راوی ہیں۔

بعد آنحضرت صلعم کے دو چاند اور بھی یعنے ابوبکر و عمر رضہ اسی حجرہ شریفہ میں دفن ہوئے اور صدیقہ کی رؤیا واقعی سچی نکلی۔

اسکو مدنظر رکھتے ہوئے اس ضعیف سی حدیث پر غور کرو جس میں آیا ہے کہ جب عیسےٰ فوت ہونگے تو فیدفن معی فی قبری یعنی وہ میری قبر میں یا میرے مقبرہ میں دفن ہونگے۔

جو روایت پہلے لکھی ہے وہ ثابت کرتی ہے کہ حجرہ مبارک میں دفن ہونے والے تو تین ہی چاند ہیں۔ اور چوتھے کا ذکر ہی نہیں۔

اور دوسرے فیدفن معی فی قبری والی حدیث صحاح ستہ میں سے نہیں ہے ورنہ تیسیر الوصول میں اسکا ذکر مسیح علیہ السلام کے نزول کے باب میں ضرور ہوتا۔

تیسرے اگر اسکے ظاہر معنی لئے جائیں تو ایک مسلمان ذرا تعصب کو دل سے دور کر کے سوچے تو سہی کہ کس مسلمان کا حوصلہ پڑیگا جو عیسیٰ علیہ السلام کو دفن کرنیکے لئے قبر رسول صلعم کو شہید کریگا۔

اگر رسول صلعم کے مقبرہ میں مسیح نے دفن ہونا ہوتا تو اسکے لئے اور تسلی بخش قرائن بھی ضروری تھے حالانکہ اصل یہ ہے کہ سوائے اس ضعیف حدیث کے اور کسی جگہ مسیح کے دفن ہونے کا ذکر تک نہیں ہے۔ دیکھئے جناب شیخین نے آنحضرت صلعم کے مقبرہ میں دفن ہونا تھا تو اسکی بشارت پہلے عائشہ صدیقہ کو دیگئی پھر وہ دفن بھی ہو گئے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے ساتھ محشور بھی ہونگے وہو ہذا۔ وعن ابن عمرؓ ان النبیّ صلی اللہ علیہ والہ وسلّم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر احدھما عن یمینہ والاخر عن شمالہ وھو اخذ بایدیھما فقال ھکذا نبعث یوم القیمۃ رواہ الترمذی مشکوٰۃ باب المناقب ابی بکر وعمر (ترجمہ) ابن عمر سے مروی ہے کہ تحقیق نبی صلعم ایک روز نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے اور ابوبکر و عمر ایک ان دونوں میں سے دائیں طرف آنحضرت صلعم کے تھے اور دوسرے بائیں طرف۔ اور آنحضرت صلعم نے ان دونوں کے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ اس طرح اٹھائے جائینگے ہم قیامت کے دن۔

اگر جناب عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی مقدر ہوتا کہ وہ آنحضرت صلعم کے ساتھ کسی وقت واقعی مدفون ہونگے تو کسی حدیث میں اس طرح بعث و نشر کے ضمن میں ہی کہیں ان کا ذکر ضروری تھا خصوصاً شیخین کے ساتھ اس حدیث میں۔ لیکن جب نہیں ہے تو پھر بھی اس حدیث کے ظاہری الفاظ پر اصرار کرنا محض ضد پروری اور اسرار شریعت سے نابلد ہونے کی دلیل ہے

(۹)

لا مھدی الا عیسیٰ کی تائید۔ اول تو بخاری شریف میں ہی ہے ان ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ میمنیہ مصر

یعنی تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اور وہ تمہیں میں سے تمہارے امام ہونگے (یعنی کوئی دوسرا غیر امت محمدیہ سے نہ مسیح ہوگا نہ امام)

(۲) صحیح مسلم میں نزول مسیح کا ذکر کرکے آخر میں ہے فامّکم یعنی مسیح ہی تمہارے پیشوا ہونگے اور امام مسلم۔ باب نزول عیسیٰ۔

(۳) ابن ماجہ میں ہے قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ فیکون عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فی امتی حکماً عدلاً و اماماً مقسطاً الخ یعنے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ہونگے عیسیٰ بن مریم میری امت میں حکم اور عدل اور انصاف کرنے والے ابن ماجہ مطبوعہ مصر بہامشہ حاشیہ سندی صفحہ ۲۶۷۔

ایضاً۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی ینزل عیسیٰ بن مریم حکماً مقسطاً و اماماً عدلاً الخ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ وخروج یاجوج وماجوج ابن ماجہ مطبوعہ عمدۃ المطابع دھلی ۱۲۷۳ھ صفحہ ۲۴۷

ان حوالوں سے ثابت ہوسکتا ہے کہ مسیح موعود امام بھی ہے اور امام سے مراد امام مہدی ہوسکتا ہے اور سوائے مسیح موعود کے آخری زمانہ میں کوئی غیر شخص دعویٰ مہدویت کے لئے موزون نہیں ہے۔ بلکہ صاف کیوں نہ کہیں وہی مسیح ہی مہدی ہونا تھا چنانچہ تیرہ سو برس سے یہ ارشاد نبوی موجود ہے کہ لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم۔ ابن ماجہ ابواب الفتن باب شدۃ الزمان صفحہ ۳۴۴ مطبوعہ عمدۃ المطابع دہلی

پس الحمد للّٰہ کہ ایک ابن مریم امت محمدیہ میں سے پیدا ہوا۔ اور جس طرح اس نے ایک طرف سے عین غلبہ مذہب نصاریٰ کے وقت عقائد باطلہ کی تردید کا فرض منصبی انجام دیا۔ اسی طرح اس نے امت محمدیہ کی ہدایت اور انہیں اسلام کی روح اور حرارت پیدا کرنے میں واقعی مہدویت کا کام کیا۔ ماننے والوں کے لئے بشارت ہے اور دن دونی رات چوگنی مسرت ہے لیکن افسوس ہے مشککین ومکفرین پر جنکو اب تک بصیرت نہیں نصیب ہوئی۔ اور وہ اس سعادت سے محروم ہیں وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ اصل مسیح ابن مریم اپنی کتاب انجیل اور اپنی امت نصاریٰ اور اپنی زبان عبرانی سے الگ ہو کر جن کی نسبت قرآن میں آیا ہے کہ انی عبد اللّٰہ اٰتانی الکتاب اور ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل اور وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم ۱۳/۱ کس طرح قرآن کی تبلیغ کرینگے اور کس طرح رسول کے منصب سے معزول ہو کر امتی ہو جائینگے یا کہ مسلمان عبرانی بولنے سمجھنے والے ہو جائینگے کیا اسوقت کلام مجید کی یہ آیات منسوخ ہو جائینگی۔ نعوذ باللّٰہ

قادیان میں جو منارۃ المسیح بنایا گیا ہے اسکے متعلق بعض شبہات کا جواب :- اوّل یہ کہ کہتے ہیں وہ دمشق میں بننا تھا۔ اور قادیان میں کیسے تسلیم کیا جائے

دوم :- یہ کیا ایسا ممکن ہے کہ مدعی خود ہی اپنے لئے ایک منارہ بنا دے اور پھر اسکو رسول صلعم کی پیشگوئی کے مطابق خیال کیا جائے۔

پہلے یہاں پر شارحین حدیث کی رائے اس بارہ میں لکھی جاتی ہے۔ ناظرین غور فرماویں اور پھر اسکے بعد نتائج پر غور کرنے سے خود بخود شبہات کا ازالہ ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

عند المنارۃ - بفتح المیم کما فی الصحاح قال الحافظ ابن کثیر ھٰذا ھو الاشھر فی موضع نزولہ قال وقد وجدت منارۃ فی زماننا فی سنۃ احدی واربعین وسبعمائۃ من حجارۃ بیض ولعل ھٰذا یکون من دلیل النبوّۃ الظاھرۃ - قال السیوطی ھو من الدلائل لا ریب × × × وقال الحافظ ابن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسیٰ علیہ السلام ینزل ببیت المقدس وفی روایۃ بالاردن وفی روایۃ بمعسکر المسلمین واللہ اعلم قال السیوطی حدیث نزول عیسیٰ بیت المقدس عند المصنف وھو ارجح ولا ینافیہ سائر الروایات لان بیت المقدس وھو شرقی دمشق وھو معسکر المسلمین اذ ذاک والاردن اسم الکورۃ کما فی الصحاح وبیت المقدس داخل فیہ فاتفقت الروایات فان لم یکن فی بیت المقدس الآن منارۃ البیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزولہ۔ ابن ماجہ حاشیہ سندی صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ مصر

(ترجمہ) منارہ میم کے زبر سے ہے اور کہا حافظ ابن کثیر نے کہ منارہ کا ہونا اسکے اترنے کی جگہ میں بہت ہی مشہور ہے اور فرمایا کہ میں نے اپنے زمانہ ۷۴۱ھ میں سفید پتھروں کا منارہ دیکھا ہے اور اغلب ہے کہ یہ نبی کریم صلعم کی سچی نبوت کے دلائل میں سے ہو۔ سیوطی نے کہا کہ بلا شک یہ دلائل میں سے ہے (نبوت کے)

اور کہا حافظ ابن کثیر نے کہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں نازل ہونگے اور ایک روایت میں ہے کہ اردن میں اور ایک روایت میں ہے کہ مسلمانوں کی چھاونی

میں واللہ اعلم سیوطی نے کہا کہ بیت المقدس میں مسیح کے نزول کی حدیث مصنف کے نزدیک بہت قابل ترجیح ہے اور دوسری روایات اس کے منافی نہیں ہیں۔ کیونکہ بیت المقدس دمشق کے مشرق کی طرف بھی ہے۔ اور وہ مسلمانوں کی چھاونی بھی ہے اور اردن کورہ کا نام ہے جیسے کہ صحاح میں آیا ہے اور بیت المقدس اسمیں داخل ہے پس روایات متفق ہو گئیں (باقی رہا سفید منارہ کا ہونا) پس اگر وہ اب بیت المقدس میں موجود نہیں ہے تو ضرور ہے کہ مسیح کے نزول سے پہلے پہلے وہ تعمیر کیا جائے

فوائد

پہلی تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ منارہ دمشق میں ہونا چاہیئے چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں پر اپنے زمانہ میں ایک منارہ کا ہونا بھی ظاہر فرمایا اور اسکو نبوت محمد صلعم کی صداقت کی دلیل ٹھہرایا۔

لیکن دوسری تشریح سے ثابت ہوتا ہے کہ منارہ کا ہونا خاص دمشق میں ضروری نہیں۔ بلکہ سمت شرقی دمشق میں ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ کہ بیت المقدس میں ہوگا تشریح اول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کا بنا ہوا منارہ بھی مسیح کا منارہ قرار دیا جا سکتا ہے اور اس پیشگوئی کے پورا ہو جانے کا حکم لگایا جا سکتا ہے ورنہ ثابت کرنا پڑیگا کہ دمشق میں وہ سفید سفید پتھر آسمان سے کسی وقت برسے تھے اور راتوں رات ملائکہ نے ایک منارہ بنا دیا تھا وہو محال اور قادیان کے منارہ کا تو خدا کے فضل و کرم سے خود مسیح موعود کے حکم سے بنا و بست ہو چکا تھا۔ اور اب عملی صورت میں بعہد میمنت عہد خلیفۃ المسیح ثانی حضرت فضل عمر صاحب اسم با مسمی منارۃ البیضا مکمل ہو چکا ہے اور زبان حال سے نہ صرف مسیح موعود کی صداقت بلکہ مخبر صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت کی گواہی دیتا ہے اللہم صل علی محمد و علی خلفائہ۔ اور قادیان بھی سمت شرق دمشق میں ہے دمشق سے باہر جیسے بیت المقدس ویسے ہی قادیان برابر ہیں۔

یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ بعض دفعہ خدا کے برگزیدہ جن کا ایمان خدا کے کاموں اور رسولوں کی سچی کلام پر علی وجہ البصیرت ہوتا ہے پیشگوئیوں کو خود پورا کر لیتے ہیں جیسے کہ آنحضرت صلعم نے سراقہ بن مالک رضؓ کو بشارت دی تھی کہ تو کسریٰ کے طلائی کنگن پہنے گا تو جب سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مدائن فتح ہوا اور کسریٰ کے غنائم کثیر سے وہ سونے کے کنگن بھی دربار خلافت میں آئے تو حضرت عمر رضؓ

نے وہ کنگن سراقہ بن مالک کو بلا کر آپ اُن کے ہاتھ میں پہنا دیئے تھے تاکہ مخبرِ صادق رسول صلعم کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔

اسی طرح جب سچا مسیح موعود آیا اور خدا نے اسکو سمجھا دیا کہ مسیح ابن مریم علیہما السلام تو فوت ہو چکے اور اب بجسدہ العنصری دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتے اُن کی خو بو پر آپ کو ہی مبعوث کیا گیا ہے۔ خدا کی اس وحی پر آپ صدقِ دل سے ایمان لے آئے اور جو فرائض مسیح موعود کے تھے وہ سب آپ بکمال کوشش و جانفشانی بجا لائے اور خدا نے نصرت و ہدایت کے دروازے بھی کھول دیئے مرزا کی مسیحائی کام کر گئی۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں قلوب مسخر ہو گئے اور ہو رہے ہیں دینِ اسلام کی صداقت اور ادیان باطلہ کی بطالت روز بروز خدا کے فضل سے ظاہر ہو رہی ہے اللّٰھم زد فزد

ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ مرزا کو کیا حق تھا کہ مسیح کا منارہ قادیان میں بنوایا ہم کہتے ہیں دمشق والوں کو کیا حق تھا کہ قبل از وقت سفید پتھر مسیح کے منارہ کے لئے جمع کر دیئے۔

حالانکہ نہ مسیح ابن مریم نے ان کو آسمان سے ایسا کرنے کو کہا نہ اسوقت کوئی ایسی علامات ظہور مہدی و مسیح کی نمودار ہوئی تھیں اور یہاں تو خدا کے فضل سے ایک عالم مسیحیت بھی ظاہر ہو چکی تھی پھر اگر اس نے اپنے نشان اور یادگار اور رسول صلعم کی فرمائی ہوئی پیشگوئی پورا کرنے کی غرض سے اور مومنین کے ازدیادِ ایمان و یقین کی خاطر منارہ بنوا دیا تو اسپر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے وتلک عشرہ کاملہ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

مزید حوالے

۱۔ ان اللّٰہ یبعث علیٰ راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا (سنن ابو داؤد صفحہ ۲۴۱ جزو دوم) ۲۔ اللّٰھم اقبضنی الیک (ابو داؤد جلد اول صفحہ ۳۳۵۔ یہاں قبض سے مراد موت ہے جو لوگ توفی کے معنی قبض کرتے ہیں ان پر یہ حجت ہے ۳۔ الساعۃ سے مراد بڑی تباہی ہلاکت اور عظیم الشان انقلاب بھی ہو سکتا ہے تعلم الساعۃ کے معنوں میں حوالے مفید ہیں ان یعیش ھذا الغلام لا یدرکہ الھرم قامت علیکم الساعۃ یعنی ابھی بڑھاپے کو نہ پہنچیگا کہ قیامت قائم ہو جائیگی (مسلم جلد دوم صفحہ ۴۰۶ فلن یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ بخاری مطبوعہ مصر صفحہ ۴۸) (۴) بعثت انا والساعۃ ھکذا۔ حالانکہ قیامت تیرہ سو سال گزرے نہیں آئی۔ ۴۔ لتتبعن سنن الذین من قبلکم (مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۲۹۔ یہود کے مثیل مسلمان بن جائینگے ۵۔ ولا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم

جلد دوم ابن ماجہ باب شدۃ الزمان صفحہ ۲۵۷ - ۶ - واخبرنی ان عیسیٰ عاش عشرین ومائۃ اور مجھے خبر دی کہ عیسیٰ ۱۲۰ سال تک زندہ رہے مواہب اللدنیہ علامہ قسطلانی جلد اول صفحہ ۲۶ ترجمان القرآن نواب صدیق حسن خان - حیات وممات سے مراد (۱) مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر مثل الحی والمیت (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۲) اللھم باسمک الذی اموت واحی (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۶) ج - الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا (مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۸) (ء) تفسیر درمنثور آیت الکرسی کا شان نزول والحق الحی الذی لا یموت وقد مات عیسیٰ (الحی وہ جو نہیں مرتا اور عیسیٰ تو فوت ہو چکے) ۷ - قال ابو بکر نحن عترۃ رسول اللہ - زرقانی صفحہ ۲ (۲) سلمان منا اھل البیت زرقانی (۳) فلا یکون النبی مستقلاً - جلد ربع صفحہ ۲۷ زرقانی (۴) ان عیسیٰ یاتی واحد من ھذہ الامۃ جلد خامس صفحہ ۳۴۸ زرقانی معلوم ہوا کہ عیسیٰ اس امت میں سے ہوگا (۵) واما حدیث النبی عاش عیسیٰ عشرین ومائۃ زرقانی صفحہ ۳۴۲ ۸ - من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۸) ۹ - ان رفع ادریس ھو حی لم یثبت من طریق مرفوعۃ قویۃ زرقانی جلد ۱ صفحہ ۸۶ - ادریس کا رفع ثابت نہیں ۱۰ - عمر دنیا سبعۃ آلاف (زرقانی جلد ۶ صفحہ ۱۲۲) ۱۱ - قد مات عیسیٰ مر گئے حضرت عیسیٰ) تفسیر ابن جریر جزو ثالث صفحہ ۱۰۱ سطر ۱۸ ۱۲ - قد یعد اللہ ثم لا یظہر کما وعد مع کون الالہام خدا کبھی وعدہ کرتا ہے اور الہام کے مطابق نہیں کرتا (فیوض الحرمین شاہ ولی اللہ) (۲) ولم یوف لہ لکل وعد لئلا یغلب علیہ الرجاء (فتوح الغیب مقالہ ۳۰) حلف جابر وعمر فی حضرۃ النبی ان ابن الصیاد الدجال (مسلم صفحہ ۳۹۸ باب ذکر ابن الصیاد)

رسول اللہ کی پیشگوئیاں

۱۳ - (۱) لا یقتل قرشی صبراً بعد ھذا الیوم الی یوم القیامۃ (اس طرح اب کوئی قریشی قیامت تک مریگا حالانکہ کئی قریشی اس طرح مرے مسلم صفحہ ۱۰۴ (۲) لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی من الناس اثنان - یہ امر قریش میں رہیگا جب تک سو آدمی ہی رہجائیں حالانکہ اسکے خلاف ہی ہوا (مسلم باب صلح حدیبیہ صفحہ ۱۱۹) (۳) الجلیبیب ھذا منی وانا منہ (مسلم جلد ثانی صفحہ ۲۹۵) (۴) ذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر آپ نے رؤیا دیکھا اور ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ یمامہ ہے یا ہجر نکلا مدینہ (بخاری جلد ثانی صفحہ ۲۴۴) (۱۴) انی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد مسلم جلد اول فضل الصلوٰۃ لمسجدی مکۃ والمدینۃ (صفحہ ۴۴۶) (۱۵) نبی آخر الزمان کے معنی اس سے ظاہر ہیں کہ آخر المساجد کے بعد اور مسجدیں ہیں (۲) قال الاعرابی خلا فلان اذا مات خلا کے معنے موت - (لسان العرب)

۱۶- ان خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۰۹) میرا قرن سب سے اچھا ہے پھر جو ان سے قریب پھر فیج اعوج ۱۷- الا یبقی ممن ھو علی ظھر الارض احد (ایک سو سال کے بعد زمین پر کوئی نہ رہیگا) خضر کی حیات ماننے والوں پر حجت مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۱۰ - ۱۸- قال واستیقظ وھو فی المسجد الحرام (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۰) یہ معراج کے رؤیا ہونے کا ثبوت ہے کہ آپ جاگ اٹھے ۱۹- تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۷) فتن کے وقت اس جماعت کے ساتھ ہونا چاہئے جو ایک امام مفترض الاطاعۃ کے ہاتھ پر بیعت رکھتی ہو

۲۰- افاضۃ المال حتی لا یقبلہ احد فی زمن عمر بن عبد العزیز۔ زرقانی جلد ۵ صفحہ ۲۷۷

۲۱- حلف جابر وعمر فی حضرۃ النبی ان ابن الصیاد ھو الدجال (مسلم صفحہ ۳۹۱ باب ذکر ابن الصیاد)

۲۲- ان یکن النبی حیاً فی بعثۃ نبینا فلا بد ان یؤمن بہ ولینصرن ایک نبی دوسرے نبی کا متبع ہو سکتا ہے زرقانی ۲۹۲ (ب) ان عیسیٰ ینزل اتفاقاً مع بقائہ علی نبوتہ آنے والا عیسیٰ نبی ہی ہوگا (زرقانی جلد ۵ صفحہ ۲۴۶) ۲۳- اول سورہ کہف یعصم من فتنۃ الدجال (مسلم جلد اول صفحہ ۲۷۱) فتنہ دجال سے سورہ کہف کی پہلی آیتیں بچاتی ہیں اس سے معلوم ہو سکتا ہے دجال سے کیا مراد ہے۔ ۲۴- النیل والفرات من انہار الجنۃ (مسلم جلد اول صفحہ ۹۴) حدیث معراج کے معنوں میں مدد ملتی ہے۔

۲۵- بعض باتیں حالات موجودہ پر نظر کر کے کہی جاتی ہیں دیکھو مشکوٰۃ مطبع احمدی باب العدۃ صفحہ ۲۰۹ الفصل الاول۔ اما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ ایک عورت کو حضور علیہ الصلوٰۃ نے نکاح کے متعلق مشورہ دیتے ہوئے فرمایا معاویہ تو مفلس قلاش ہے حالانکہ وہی وہ بادشاہ ہو گئے۔

۲۶- وہ حدیث جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلعم اپنے بعض صحابہ کو دیکھ کر فرمائینگے میرے صحابیو! جواب ملیگا آپکو معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا اسوقت حضور فرماتے ہیں میں کہونگا جو حضرت عیسیٰ کہینگے فلما توفیتنی (اس سے ثابت ہوا کہ توفی کے معنے مرنے کے ہیں) بخاری مصری جلد ۳ صفحہ ۸۰ والیضاً قال ابن عباس متوفیک ممیتک

۲۷- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں خطبہ پڑھا۔ ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم ھل خلد نبی قبلی فیمن بعث فاخلد الا انی لاحق بربی (مشکوٰۃ) کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی رہا جو میں رہ جاؤنگا۔ تمام نبیوں کے مرنے کا ثبوت (منقول از بیاض جمالی)

کیا شریعت لعنت ہی؟

اسلام کے نزدیک تو برکت ہی

برادر عزیز مولوی مہر محمد خان صاحب نائب مدیر الفضل نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے ایک اصولی مسئلہ پر یہ تحریر دلپذیر لکھی ہے جسے میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

عیسائیوں کے "مقدس پولوس رسول" کے یہ الفاظ کہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں۔ وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں" گلتیوں ب۳

اور یہ کہ :- "شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں" گلتیوں ب۳ ۱۲ نیز یہ کہ "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اسنے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پہ لٹکایا گیا۔ وہ لعنتی ہے" گلتیوں ب۳ ۱۳ کچھ ایسی غلط فہمی کا موجب ہوئے ہیں کہ جس سے شریعت جیسی برکت کو لعنت سمجھ لیا گیا ہے۔ مگر جناب مسیح کے اقوال پر جہانتک غور کیا جاتا ہے آپکا منشاء اور مذہب یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ شریعت کو لعنت نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے کو رحمت قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "جب تک آسمان زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہیں ٹلیگا۔ اور پھر آپ فرماتے ہیں کہ "پس جو کوئی ان چھوٹے چھوٹے کلموں میں سے بھی کسی کو توڑیگا اور یہی آدمیوں کو سکھائیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا۔ لیکن جو انپر عمل کریگا اور انکی تعلیم دیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیگا۔ متی ب۵ ۱۸-۱۹

حضرت مسیح کے ارشاد اور "مقدس پولوس" کے الفاظ کو اگر بالمقابل رکھکر دیکھا جائے تو بیشک ایک اختلاف عظیم نظر آتا ہے کیونکہ جناب مسیح تو یہ فرماتے ہیں کہ جو ان شریعت کے چھوٹے چھوٹے حکموں پر عمل کریگا اور ان کی تعلیم دیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیگا۔ مگر جناب پولوس کا یہ قول ہے کہ "جتنے شریعت پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں" اس اختلاف کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح کی بڑائی مجبور کرتی ہے کہ بجائے آپ کے کلمات کو "مقدس پولوس" کے خیالات کے ماتحت کرنیکے پولوس کے الفاظ کو ہی جناب مسیح کے ارشاد کے ماتحت کیا جائے اور پولوس کے بیان کے ایسے معنے کئے جائیں

جو مسیح کے کلمات کے خلاف نہ ہوں

مگر افسوس ہے کہ یہاں اسکے برعکس ہوا یعنی مسیح کے ارشاد کو پولوس کے الفاظ کے ماتحت کیا گیا ہے جیسا کہ بدقسمتی سے آجکل مسلمان علماء ائمہ اربعہ کے اجتہاد کے ماتحت صریح احادیث کو کر دیا کرتے ہیں۔

پولوس رسول کا جو کچھ بھی منشا تھا وہ ایک الگ مضمون ہے مگر جو مفہوم ان فقرات کا لیا گیا ہے۔ اسی پر آج مسیحی مذہب قائم ہے۔

حضرت مسیح کا ارشاد بھی بظاہر ایک اشکال کی صورت پیدا کرتا ہے لیکن اگر غور سے آپ کے اس کلام کو آپکے دوسرے ارشادات کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے۔

آپ توریت کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں اسوقت تک توریت بھی قائم ہے اور دوسری جگہ آپ اپنی قوم کو مخاطب کر کے ایک پیشگوئی فرماتے ہیں کہ "میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اسکے پھل لائے دی جائے گی" (متی ۲۱/۴۳)

اس عبارت اور پہلی عبارت کو یکجائی نظر سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان سے مراد نبوت سلسلہ موسویہ ہے مسیح فرماتے ہیں کہ جب تک یہ قائم ہے (سلسلہ موسویہ) اور میں اس سلسلہ کا پورا کرنیوالا موجود ہوں۔ اسوقت تک شریعت موسویہ قابل عمل ہے لیکن میرے بعد یہ زمین و آسمان بدل کر ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا جائیگا اور اسوقت توریت کی جگہ کوئی دوسری شریعت لائی جائے گی مگر اس شریعت موعودہ کے آنے تک توریت ہی دستور العمل رہیگی۔

چنانچہ حضرت مسیح اس روح الحق کے متعلق جس کے ذریعہ سلسلہ موسویہ تبدیل کیا جا کر ایک نیا سلسلہ قائم کیا جائیگا فرماتے ہیں کہ "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئیگا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائیگا اسلئے کہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہیگا لیکن جو کچھ سنیگا وہی کہیگا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا اور میرا جلال ظاہر کرے گا" یوحنا ۱۶/۱۲-۱۴

اس عبارت میں جناب مسیح نے بتلا دیا کہ وہ شخص جو میرے بعد آکر شریعت موسویہ کو منسوخ کریگا اسکا ایک کام یہ بھی ہوگا کہ وہ میری تصدیق کریگا کہ کروڑہا کروڑ اس شخص کے خدام میرے خداداد رتبہ کو جو کہ نبوت ہے تسلیم کرینگے اور ایک نبی کے جلال ظاہر ہونیکے یہی معنے ہیں۔

چنانچہ "وہ نبی" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح کے ماننے کو ایمانیات میں داخل کیا اور آپ ہی وہ مقدس انسان ہیں جن کے ذریعہ دنیا کو وہ باتیں بتائی گئیں جن کے سننے کی طاقت مسیح کے وقت میں بنی اسرائیل اور حضرت مسیح کے حواریوں میں نہ تھی لیس آپ ہی موعود بادشاہ نبی ہیں جن کے ذریعہ موسوی زمین و آسمان تبدیل کر کے نیا زمین و آسمان قائم کیا گیا۔

پس یہ ہے حضرت مسیح کے ارشاد کا مطلب اور اس سے ظاہر ہے کہ توریت کی شریعت مسیح تک اور مسیح کے بعد "روح حق" یعنے "سچائی کی روح" آنحضرت کے تشریف لانے کے وقت واجب العمل ہے اور اس سے پہلے کسی صورت میں بھی اس کو ترک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی اور ذریعہ حصول نجات کو ذہن میں رکھکر ہمیشہ کے لئے شریعت کو "لعنت" ٹھہرایا جا سکتا ہے مگر جب زمین و آسمان بدل جائینگے پھر موسوی شریعت کی ضرورت نہیں رہیگی۔ تاہم مجرد "شریعت" خواہ کوئی بھی ہو "لعنت" کبھی نہیں کہی جائیگی ہاں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ قبل اس کے کہ "سچائی کی روح" آئے موسوی شریعت کو لعنت قرار دیکر اور انسان کو کمزور ٹھہرا کر ہمیشہ کے لئے شریعت کی قید سے آزاد کر دیا جائے کیونکہ یہ سراسر جناب مسیح کے منشاء کے خلاف ہے۔

اب ہم اس مفہوم کے متعلق جو پولوس کے الفاظ سے لیا جاتا ہے۔ قرآن مجید سے جو اس سچائی کی روح کا وہ کلام ہے جو اسنے خدا سے سن کر نہ اپنی طرف سے لوگوں کو سنایا ہے بیان کرنا چاہتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ یہ بیشک درست اور سچا ہے کہ انسان کمزور اور ضعیف البنیان ہے اور اسکے پیدا کرنیکی غرض اور غایت جیسا کہ اسکی روح کے **تقاضائے** سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ وہ صرف اپنے خالق خدا سے زندہ تعلق پیدا کرے نہ کسی اور سے۔ روح کا یہ تقاضا اور اضطراب بیجا نہیں بلکہ اسکا یہ فعل ظاہر کرتا ہے کہ روح خدا ہی کی پیدا کی ہوئی ہے نہ کسی اور کی اور یہ بھی نہیں کہ خود بخود ہو۔ انہی معنوں میں میرے سید و مولا حضرت مسیح موعود نے جو قرآن کریم کی آیت وفی انفسکم افلا تبصرون سے ماخوذ ہیں فرمایا ہے

گر عاشقوں کی روح نہیں اسکے ہاتھ سے ؛ پھر غیر کے لئے ہے وہ کیوں اضطراب میں
گر وہ الگ ہے ایسا کہ چھو بھی نہیں گیا ؛ پھر کیسے مل گیا ہے وہ دل کو لگا ہوا

غرض روح کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنے خالق اور رب معبود کو اسی دنیا میں پالے مگر کہاں وہ عزیز و مقتدر ہستی اور کہاں یہ ایک قطرۂ آب ایک ضعیف مخلوق ایک ناتواں چیز ظاہر ہے کہ یہ ظلوم و جہول ہستی اپنی ہی کچھ ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے اس مدعا اور اس مراد و مقصود کو باوجود ضعف و جہل جو اسکی فطرت میں ہے خود بخود

پالے۔

مگر اس مدعا کے حصول کے لئے جو طریق مسیحی پیرو نے تجویز کیا ہے۔ وہ بجائے خود ایک چیستان اور پہیلی ہے کیونکہ موجودہ مسیحی مذہب بوجہ انسان کے ضعف طبعی کے شریعت کو ناقابل عمل اور "لعنت" قرار دیتا ہے مگر اب اسکے مقابلہ میں قرآن کریم کو دیکھو وہ کس بلند آہنگی سے باوجود انسان کو ضعیف الخلقت قرار دینے کے شریعت کی ضرورت اور اسکی حکمت مختصر مگر جامع الفاظ میں بیان فرماتا ہے ملاحظہ ہو اللہ تعالےٰ شریعت کے مسائل واحکام بیان فرماتا ہوا ضرورت شریعت اور اسکی حکمت کے متعلق یوں ارشاد فرماتا ہے یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفاً۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ تمہارے بوجھ میں تخفیف کردے کیونکہ انسان تو ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔

سبحان اللہ کیا پر حکمت کلام ہے شریعت کے احکام کا بیان ہے ان کی تفصیل کیجا رہی ہے مگر ایک خیال جو لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو سکتا تھا کہ یہ جو احکام دیئے جا رہے ہیں کہ یہ کرو اور وہ نہ کرو یہ تو ایک تکلیف مالا یطاق ہے کون ہے جو اس بوجھ کو اٹھائے اور کون ہے جو ان مسائل کو دماغ میں محفوظ رکھ سکے اسلئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم تو خوب جانتے ہیں کہ تمہاری فطرت میں رکھا گیا ہے کہ تم ہم سے تعلق پیدا کرو۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (۵۱-۵۶) اور تمہاری روح بے قرار ہے کہ خدا کی طرف پرواز کرے اور آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہنے لگے۔ اور اظہار عبودیت میں بکمال تذلل اور ابتہال دکھلائے یہ تو سب کچھ ہے مگر ادھر تمہارا ضعف پیدائش ہے کہ جس کے باعث تم خود بخود اسکی راہوں کو معلوم کر کے اس "کنز مخفی" کو پا لینے سے قطعاً عاجز ہو جب تک اسی کا دست غیب تمہارا ناصر نہ ہو

کیونکہ جب تک بطور گائیڈ بک اور بدرقہ کے انسان خود بخود کسی بڑے شہر کے قابل دید مقامات اسکی تفریح گاہوں۔ اسکے قصور و عالی منازل اسکے بازاروں منڈیوں پیچ در پیچ گلیوں کو بھی نہیں دیکھ بھال سکتا تو وہ خدا جس کا تصور پرواز بیک خیال سے بھی بلند تر ہے اس تک خود بخود انسان کیسے پہنچ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

اسی انسانی کمزوری کی طرف اشارہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎ ترے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں ٭ وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں

پس جب انسانی روح کا تقاضا یہ ہے کہ آستانہ الوہیت پر گرے اور اسکی خواہش ہے کہ طاقت بالا کا غیبی ہاتھ اسکو عالم بالا کی طرف بلند کرے اور فطرت گڑگڑا گڑگڑا کر پکار رہی ہے کہ میری دستگیری کی جائے تو پھر وہ خدا جو رحمن ہے بندوں کو بے ان کی محنت کے دیتا ہے اسکی صفت ربوبیت عامہ کو کب گوارا ہے اور اسکے شایان شان کیسے ہو سکتا ہے کہ اسکے بندوں کی روح اسکے لئے تڑپے اور وہ توجہ نہ کرے وللہ در القائل ؎ عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد + اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست جب درد موجود ہے اسکی ٹیس سے روح کو کل نہیں پڑتی تو کیوں طبیب حقیقی نہ ملے اور توجہ نہ فرمائے۔ وہ ضرور توجہ فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ ۲۹-۶۹
جو ہمارے متعلق کوشش کرتے ہیں کہ ہم انہیں مل جائیں ہم ضرور ان کو اپنی راہیں بتا دیا کرتے ہیں۔

پس اسلام نے مسیحیت کی طرح انسانی ضعف اور کمزوری کو آڑ بنا کر شریعت کو لعنت اور خدا سے دور پھینکنے کا آلہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ اسلام فرماتا ہے کہ تمہاری فطری کمزوری اور ضعف خلقت نے ہی خداوند کریم سے تقاضا کیا کہ وہ اسکو اپنی راہیں بتائے اگر خدا نہ بتاتا تو خدا جانے انسان خدایابی کی کتنی راہیں تلاش کرتا کہاں کا کہاں بھٹک جاتا جیسا کہ وہ لوگ جنھوں نے خدا کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل نہ کیا اور اسکی دکھلائی ہوئی راہوں پر قدم نہ مارا خدا کی بادشاہت سے بالکل الگ اور بے تعلق کر دئے گئے۔

ع آنکہ از خود آورد او نجس و مردار آورد

پس آیت شریف یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا میں یہی بات بیان فرمائی گئی ہے کہ تم چونکہ خلقتاً کمزور ہو اور خواہش تمہاری یہ ہے کہ خدا کو پاؤ۔ مگر اس عزت و جبروت کے دربار تک اس کمزوری بے علمی کی حالت میں کیسے پہنچ سکتے ہو۔

ع کجا خدائے عزیز و من خراب کجا

اور ایسی کمزوری کی حالت میں تمہارا وہاں پہنچنے کا خیال تم پر ایک بوجھ ہے اسلئے اللہ تعالےٰ نے تمہاری بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے تمہیں اپنی راہیں آپ بتا دی ہیں ان راہوں پر قدم مارو خدا کو پالوگے اسمیں ایک اور نکتہ بھی ہے چونکہ شریعت کو بوجھ اور اسپر چلنے کو ایک سر دردی کہا جاتا ہے انسان کو ضعیف قرار دیکر اس بوجھ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اسلئے خدا تعالےٰ نے اس آیت میں بتلایا۔ کہ شریعت تو بوجھ نہیں بوجھ تو یہ امر ہے کہ تمہیں جس رستہ کا علم نہیں اسپر چلنے کے لئے کہا جائے

اور تم اس پر ٹھوکریں کھاتے کہیں سے کہیں بھٹک کر نکلجاؤ بھلا یہ بھی کوئی بوجھ ہے کہ تمہیں اس رستہ کے تمام پیچ وخم سے خود آگاہ کر دیا جائے بلکہ ساتھ ہی محافظ کر دیئے جائیں۔

بس اسلئے اللہ تعالے نے یہاں تخفیف کا لفظ استعمال کیا جس کے معنے ہلکا کرنے کے ہیں کیونکہ باوجود خدا کے رستہ بتلا دینے کے چلنے میں بھی تو ایک تکلیف ہوتی ہے مگر وہ لوگ جو شریعت کو لعنت قرار دیتے ہیں۔ بالکل آزاد ہو جانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ بدیہی امر ہے کہ طلب صادق میں تکالیف ضرور پیش آتی ہیں جو شخص ان تکالیف کو بھی بوجھ قرار دیتا ہے وہ طالب صادق نہیں۔ ایک کبر وغرور کا پتلا ہے کہ معمولی تکالیف کو بھی مالا یطاق جان کر گوہر مقصود کی پروا نہیں کرتا ؎

بہ نخوتہا نمی آید بدست آں دامن پاکش ❊ کسے عزت ازو یابد کہ سوزد رخت عزتہا

اسلئے ہم کہتے ہیں کہ شریعت لعنت نہیں رحمت ہے

مسیحؑ کے بیوی بچے

ایک سوال کا جواب

پارہ ۱۳ سورہ رعد کے آخر میں ایک آیت ہے ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک وجعلنا لہم ازواجاً وذریۃ یعنے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ان کی بیویاں بھی اور اولاد بھی اس آیت سے ایک صاحب نے استدلال کرتے ہوئے یہ اعتراض پیش کیا ہے کہ پھر حضرت مسیح ناصری کے بھی بیوی بچے ہونے چاہئیں چونکہ ان کے بیوی بچے نہ تھے اسلئے ضرور ہے کہ وہ دوبارہ عنصری دنیا میں آئیں آکر نکاح کریں اور ان کی اولاد ہو۔

ناریے مسیح کے بعینہ نزول کے بارے میں یہ ایک نیا سوال ہے اسکا جواب عرض کرتا ہوں۔

اوّل۔ ہم تفاسیر کو دیکھتے ہیں کہ اس آیت سے وہ کیا سمجھے ہیں۔

معالم التنزیل

ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک روی ان الیہود وقیل ان المشرکین قالوا ان ھذا الرجل لیست لہ ھمۃ الا فی النساء فانزل اللہ تعالیٰ ولقد ارسلنا ××

وما جعلناهم ملٰئكة لا يأكلون ولا يشربون ولا ينكحون

فتح البيان

اى ان الرسل الذين ارسلنا الیهم من جنس البشر هم ازواج من النساء ولهم ذرية توالدوا منهم ومن ازواجهم لم نرسل الرسل من الملائكة الذين لا يتزوجون ولا يكون لهم ذرية وفى هذا ردّ على من كان ينكر على رسول الله تزوجه النساء

ابن كثير

يقول تعالى وكما ارسلناك يا محمد رسولاً بشرياً كذالك قد بعثنا المرسلين قبلك بشراً يأكلون الطعام ويمشون فى الاسواق ويأتون الزوجات ويولد لهم وجعلنا لهم ازواجاً وذرية × × قال ابو ايوب قال رسول الله اربع من سنن المرسلين التعطر والنكاح والسواك والحناء - وقد رواه ابوعيسى الترمذى × × ثم قال وهذا اصح من الحديث الذى لم يذكر فيه ابو السماك

ابن جرير

ولقد ارسلنا يا محمد رسلاً من قبلك الى امم قد خلت من قبل امتك فجعلناهم بشرا مثلك لهم ازواج ينكحون وذرية انسلوهم ولم نجعلهم ملٰئكة لا يأكلون ولا يشربون ولا ينكحون -

یہ سب عربی عبارتیں تقریباً ہم معنی ہیں کفار نے رسول اللہ صلعم پر اعتراض کیا کہ اسکی توجہ زیادہ تر عورتوں کے نکاح کی طرف ہی رہتی ہے انھیں جواب دیا گیا کہ اس سے پہلے رسول گذرے ہیں ان کے ہاں بھی بیبیاں تھیں اولاد بھی ہوئی وہ ملائکہ نہیں تھے بشر رسول تھے ملاحظہ ہو

ترجمان القرآن

ہمنے تجھے کو ایک رسول بشر کیا ہے اسی طرح تجھ سے پہلے جو رسول مبعوث کئے تھے - وہ سب بشر تھے کھانا کھاتے تھے بازاروں میں چلتے پھرتے بیبیوں کے پاس آتے جاتے ان کی اولاد ہوتی ہمنے ان کو ازواج و ذریت دی تھی × × اور حدیث ابو ایوب میں مرفوعاً اربع من سنن المرسلين التعطر والنكاح والسواك والحناء رواه احمد والترمذى

ایضاً و هو اصح چار باتیں تمام مرسلین کی سنت سے ہیں۔ عطر۔ نکاح۔ مسواک۔ حنا ر یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

مندرجہ بالاحوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مفسرین نے حضرت عیسٰی کو اس سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ پس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مسیح ناصری کے بیوی بچے نہ تھے یہ کلیہ تو بتاتا ہے کہ ضرور تھے۔

دوسرا طرز

اب میں دوسرے رنگ میں حجت ملزمہ قائم کرتا ہوں سنئے! اللہ تعالےٰ حضرت یحییٰ کی نسبت فرماتا ہے کہ وہ حصور تھے ان اللّٰہ یبشرک بیحییٰ مصدقًا بکلمۃ من اللّٰہ وسیدًا وحصورًا ونبیًّا من الصّٰلحین۔ حصور کے معنی جو مفسرین نے لکھے ہیں ملاحظہ ہوں۔

فتح البیان

کان حصورًا وفی القاموس الحصور من لا یاتی النسآء وھو قادر علی ذٰلک والممنوع منھن او من لا یشتھیھن ولا یقربھن

مدارک

وحصورًا ھو الذی لا یقرب النسآء مع القدرۃ حصرًا لنفسہ ای منعا لھا من الشھوات۔

تفسیر معالم التنزیل

سیّدًا وحصورًا۔ والحصور فی قول ابن مسعود وابن عباس وسعید بن جبیر وقتادہ رضی اللّٰہ عنھم وعطاء والحسن الذی لا یاتی النسآء ولا یقربھن۔ وھو علی ھذا القول فعول بمعنی فاعل یعنی انہ یحصر نفسہ عن الشھوات × × × ان الحصور ھو الممتنع من الوطی مع القدرۃ علیہ۔

ابن جریر

وحصورًا یعنی بذلک ممتنعًا من جماع النسآء × عن مجاھد۔ الحصور لا یقرب النسآء۔ قال سعید عن قتادہ وحصورًا کنا نحدث ان الحصور الذی لا یقرب النسآء۔

ترجمان القرآن

حصور وہ ہے جو پاس عورت کے نہ جائے۔ یہی قول ہے ابن مسعود ابن عباس مجاہد عکرمہ ابن المسیّب کا۔

الغرض مفسرین نے یہی لکھا ہے کہ حصور وہ ہے جو عورتوں کے قریب تک نہ جائے باوجود قدرت کے اس سے ثابت ہے کہ حضرت یحییٰ کے کوئی بیوی بچہ نہ تھا پس ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک سے اگر یحییٰ مستثنٰے ہو سکتے ہیں تو عیسےٰ بھی۔

سوم

ہم اس آیت پر نظر کرتے ہیں جسے معترض نے پیش کیا ہے تو ہمیں بھی یہ نہیں پایا جاتا کہ بالالتزام سبھی رسولوں کے بیوی بچے تھے کیونکہ رسل جمع کثرت ہے جس کا اطلاق دس سے زیادہ پر ہوتا ہے (یبتدئ من احد عشر ولا نہایۃ لہ) پس اگر گیارہ رسولوں کے بیوی بچے ثابت ہو جائیں تو آیت صادق آئے گی اور مفید مدعا بھی ہوگی کیونکہ کفار پر صرف یہ حجت قائم کرنا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ نے اگر نکاح کئے ہیں تو یہ امر منافی رسالت نہیں کیونکہ تمہارے مسلمہ رسول بھی نکاح کرتے رہے اور ان کی اولاد بھی تھی یہ ضروری نہیں کہ تمام رسول بیوی بچے والے ثابت کئے جائیں یہاں تو رسل ہے اگر الرسل ہوتا تو بھی کہہ سکتے تھے کہ الف لام معہود ذہنی ہے نہ کہ استغراق کا۔ پھر منطق کے رُو سے دیکھیں تو یہی جملہ مستلزم الجزیہ ہوتا ہے دیکھئے سلم حمد اللہ دیکھو۔ غرض جو آیت معترض نے پیش کی ہے وہ کسی صورت میں بھی مثبت مدعاء معترض نہیں۔ نہ ہم پر اعتراض آ سکتا ہے اگر کل رسول مراد لو۔ تو تمہارے مفسرین کے حوالوں سے ثابت ہے کہ وہ سب رسولوں کے ہاں بیوی بچے ہونے کے قائل ہیں حضرت عیسیٰ کا استثناء کیسا ہے ان کے ہاں بھی ضرور بیوی بچے تھے۔ اگر کل رسل مراد نہیں تو پھر اعتراض ہی غلط ہوا۔ پھر یحییٰ علیہ السلام باتفاق مفسرین عورتوں کے قریب نہیں گئے جب وہ اس کلیہ سے نکل گئے تو حضرت عیسےٰ کو بھی صرف اسلئے کہ بیوی بچے نہیں تھے نبوت سے ہٹانے کی ضرورت نہیں۔ پس یہ آیت ہی ہر طرح سے معترض کے لئے مفید نہیں کہ جمع کثرت کا کل پر حاوی ہونا ضروری نہیں اور قضیہ مہملہ کل افراد کے لئے نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں ملاحظہ ہو فرقہ عیسائیاں اس بات کا بعد شدومد سے قائل ہے کہ مسیح ناصری متاہل تھا دیکھو اس فرقہ کی کتب کو وہ کہتے ہیں کہ مسیح کا عورتوں کو نہ ملنا ایک وہم سے متاہل قرار نہ دینا اس پر اعتراض کی راہ کھولتا ہے ؎

بشارات القرآن

پیشگوئی نمبر ۶۲

انعام ع ۔ قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَکَذَّبْتُمْ بِهٖ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ یَقُصُّ الْحَقَّ وَھُوَ خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ ۝ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ (ترجمہ) اے نبی کہدے مکہ والوں کو بیشک میں اوپر کھلی دلیل کے ہوں اپنے رب کی جانب سے اور تکذیب کی ہے تم نے اسکی اور میرے اختیار میں وہ بات عذاب کی نہیں جسے تم جلدی طلب کرتے ہو۔ حکم تو اللہ ہی کے پاس ہے وہ ضرور واضح کریگا حق اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا پھر ان کو کہدے کہ اگر میرے اختیار میں ہوتا جو تم جلدی طلب کرتے ہو تو ضرور فیصلہ ہو جاتا (متنازعہ فیہ) کام کا جو درمیان میرے اور تمہارے ہے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالم مشرکوں کو۔

ان آیات میں بڑی زبردست پیشگوئیاں مذکور ہیں۔ اول یہ کہ جو کچھ میں لایا ہوں خدا کی طرف سے ہے چونکہ تم نے اُسے جھٹلایا ہے پس اسکی سزا تم پر ضرور وارد ہو کر رہے گی وہ عنقریب سب فیصلہ کریگا درمیان ہمارے کہ کون مشرک ظالم قابل مواخذہ ہے۔

سو یہ خدا علیم الکل کی باتیں اہل مکہ پر بعینہ اسی طرح وارد ہوئیں جس طرح اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت فرمایا تھا۔

پیشگوئی نمبر ۶۳

انعام ع ۔ قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ (ترجمہ) اے نبی کہدے اہل مکہ کو وہ خدا قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے اوپر تمہارے عذاب اوپر کی طرف یا نیچے قدموں کی طرف سے یا چڑھا دیں ہم تم پر غیر لوگ باہر سے جو چکھا دیں تمکو مزا جنگ لڑائی کا بعض کے ہاتھوں سے۔

ان آیات میں بڑی کھلی پیشگوئی کی گئی ہے اہل مکہ کے لئے کہ تم پر عذاب آویگا سر کی جانب سے کوئی بادشاہ چڑھائی کرے یا کوئی بیرونی دشمن حملہ آور ہو۔ یا قدموں کی طرف سے زلزلہ سے زمین پھٹ جائے یا خسف ہو جائے یا تمہاری ماتحت قومیں ہمارے خلاف ہو جائیں یا ہوائیں مخالف ایسی آویں کہ لوگ پہاڑوں کے نیچے دب کر مر جائیں (مکہ میں پہاڑ بھی ہیں) یا اپنے ماتحتوں سے عذاب کا مزہ چکھیں۔ یعنے ذلیلوں کے ہاتھ سے جو تسلط پا گئے ہوں۔ چنانچہ اہل مکہ پر یہ سب مصائب آئے باہر سے نبی کریم نے حملہ کیا اور مشرک خود اُن کے یعنے مسلمانوں کے ہاتھوں سے مارے گئے جنکو ذلیل بذیل جانتے تھے اور اُوپر سے ملائکہ نے آکر تلوار چلائی نیچے سے قحط پڑا یعنے پیداوار کم ہوئی۔ اس طرح خدا کی بات پوری ہوئی۔

درس الحدیث

(از افاضات حضرت اولوالعزم)

(۲۶۔ جون ۱۹۱۲ء)

حدیث یحییٰ ابن بکیر۔ مدینہ میں ایک یہودی اپنا اسباب بیچنے کے لئے بازار میں گیا۔ اس نے اسباب کی قیمت ڈلوائی کسی آدمی نے اتنی قیمت بتلائی جو بہت کم تھی بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اصلی قیمت سے بہت کچھ کہدیتے ہیں بعض تاجر بھی کمال کر دیتے ہیں کہ چار آنہ کی چیز ہو تو دو روپیہ قیمت بتلا دیتے ہیں۔ لیکن بعض خریدار بس کمال کر دیتے ہیں دس روپیہ کی چیز ہو تو آٹھ دس آنے اسکے بتلاتے ہیں ایسا ہی اسے کسی نے کہدیا تو اس نے کہا قسم ہے اسکی جس نے موسیٰ کو بشر پر فضیلت دی کسی انصاری نے یہ سُن لیا غصہ جو آیا اسنے اسے تھپیڑ مار دیا۔ اسنے جا کر نبی کریم کے پاس شکایت کر دی تب نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ تمنے ایسا کیوں کیا انبیاء اللہ میں سے کسی کو کسی پر فضیلت مت دو۔ قیامت کے دن لوگ جب بیہوش ہو جاوینگے تو سب سے پہلے میں اٹھونگا مگر موسیٰ کو دیکھونگا کہ وہ عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہیں کیا احتیاط ہے۔ نبی کریم صلعم پہلے وجہ دریافت فرما لیا کرتے تھے کہ کیوں تمنے ایسا کیا۔ باقی رہی فضیلت سو وہ کئی قسم کی ہے ایک جزوی ایک کلی۔ ایسی فضیلت جس میں کمال انسانی کا رنگ نہ ہو۔ وہ بیشک آنحضرت صلعم پر

دوسرا نکو ہو سکتی ہے جیسے ایک لوہار کوئی کام کر سکتا ہے لیکن نبی کریم صلعم ایسا نہیں کر سکتے تھے تو اسمیں وہ لوہار آپ سے بڑھا ہوا ہے حضرت عباس سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ بڑے ہیں یا نبی کریم صلعم۔ تو آپنے جواب دیا کہ نبی کریم صلعم مجھ سے بڑے ہیں۔ ہاں عمر میری آپ سے زیادہ ہے آنحضرت صلعم کی فضیلت بھی ظاہر فرمادی اور سوال کا جواب بھی دیدیا پس عمر میں آپ پر حضرت عباس کو فضیلت تھی۔

غرض ایسی فضیلت جس میں نبوت کا کمال یا انسانی کمال نہ ہو۔ اسمیں آپ پر دوسروں کو فضیلت ہو سکتی ہے مگر ایسا کام جسمیں کمال نبوت ہو۔ یا کمال انسانیت ہو۔ اسمیں آپ پر کسی کو فضیلت نہیں ہو سکتی۔

یونس بن متیٰ کو ایسی فضیلت ملی کہ اور کسی نبی کو نہیں ملی اور وہ یہ کہ چونکہ انہیں تکلیفیں بہت اٹھانی پڑیں اسلیئے اللہ تعالےٰ نے ان پر یہ انعام کیا کہ ان کی ساری قوم ان پر ایمان لے آئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی فضیلت ایسی ہی ہے جسمیں کمال نبوت نہیں اسمیں نبی کریم نے نصیحت بھی فرمادی یہ کہ جھگڑے سے بچتے رہنا چاہیئے ایک یہودی یا ایک عیسائی کب کہہ سکتا ہے کہ موسیٰ یا عیسیٰ سے دوسرا کوئی نبی افضل تھا۔

یہاں ایک لطیف اشارہ فرمادیا ہے کہ اکون اول من یبعث میں سب سے پہلے اٹھونگا مگر چونکہ حضرت موسیٰ کو پہلے دنیا میں ایک مرتبہ اس بیہوشی میں سے گزرنا پڑا تھا اسلیئے وہ بیہوش نہ ہونگے۔ یہ کہ بیہوش نہ ہونگے یہ کوئی کمال نبوت یا کمال انسانیت نہیں۔

اس سے آپکی مراد فساد کو روکنا تھا اور ادب سکھلانا نہ یہ بتانا کہ آپ حضرت موسیٰ سے افضل نہیں۔ افضل تو آپ سب انبیاء سے ہیں ✤

کتابیں جو دفتر تشحیذ قادیان سے مل سکتی ہیں

دہ روپے یکمشت خریدار کو محصولڈاک معاف

صادق کی روشنی ۲ ار الانشحیذ ۱۲ ار البرق ۴ ر طبیب روحانی ۲ ر مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی ۔ ر الوصیۃ پر نظر

خصوصیات مسیح موعود ا ر بلوغ المرام ۲ ار حقیقت نزول المسیح پنجابی ۱۲ ار درثمین ۹ ر درثمین اردو قسم دوم ۳ ر

درثمین اردو فوٹو والی ۸ ر واقعہ صلیب عہ ر صداقت مریمیہ عہ ر ظہور المہدی عہ ر نغمہ اکمل حصہ دوم ۲ ر سوم ۱ ر

ہدایات دربارہ معاملات ۲ ر البلاغ المبین ا ر ادعیۃ القرآن ۲ ر مکتوبات احمدیہ جلد اول ۸ ر دوم ۸ ر سوم ۸ ر

نشان رحمت ا ر ضرورت زمانہ ۸ ر اسلام کی پہلی کتاب ۴ ر محمد رسول اللہ ا ر معیار حق ۔ ر

لیکچر مہر سنگھ ۱ ر ۲ ۔ ر ترجمہ انگریزی حصہ اول ۲ ر حصہ دوم ۳ ر پرانی تحریریں حضرت مسیح موعود ۲ ر

الاسماء الحسنیٰ ۵ ر الموعظۃ الحسنۃ ۲ ر سلک مروارید حصہ اول ۴ ر مجربات نورالدین حصہ اول ۱ ر دوم ۱ ر سوم ۱ ر

تفسیر القرآن جزو اول عہ ر ترجمۃ القرآن از نمبر ۲۳ تا ۲۹ عہ ر حقیقت نماز عہ ر النصح ۲ ر ریویو پر تحفۃ سالانہ عہ ر

البشریٰ حصہ اول ۔ دوم ر مکاشفات عہ ر تار مبارکہ ا ر نماز مترجم ۔ ر قدامت روح و مادہ ۴ ر

اسلام بذریعہ تبلیغ پھیلا ہے ۲ ر ضرورت نبی ا ر خطبات نور حصہ اول ۸ ر دوم ۱۰ ر چمکار محمدی

چمکار مہدی ا ر وفات نامہ مولوی عبدالحی مرحوم ا ر انوار مہدی ۔ ر کلام محمود ۴ ر امۃ الحفیظ کی آمین

مباحثہ امرتسر ۲ ر قرآن شریف حیدرآبادی سے پیغام حق ۴ ر مباحثہ شملہ ۳ ر نبی کی پہچان ا ر

انوار خلافت ۱۰ ر القادر ربانی ۲ ر عصمت انبیاء ۲ ر ذکر الٰہی ۱۰ ر غلامی ۳ ر لیکچر سیالکوٹ ۲ ر چشمہ

مسیحی دوسرا ایڈیشن ۳ ر شدھی کی شدھی ۶ ر تصدیق محمدیہ ۔ گذشتہ فائل تشحیذ عہ ر فائل تشحیذ مجلد

کسر صلیب ا ر کسر صلیب ۳ ر نسخہ خستگی ا ر مسدس وصل حبیب ا ر صراط مستقیم ۲ ر ہشت کتب ۲ ر مخمس سلیم ۲ ر

سراج الشتاق ا ر دافع البلا ر حل چیستان حمزہ کا جواب ا ر شہد کسعہ ا ر

سرمہ نور عہ ر عرق کافور بہار (قیمتاً) امراض تخمہ ۔ ہیضہ اسہال وغیرہ کے لئے مفید ہے

مرہم عیسیٰ ڈبی کلاں ۲ ر درمیانی ۱۲ ار خورد ۴ ر تمام ناسوروں ۔ خنازیر دنبل وغیرہ کے لئے مفید ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں اور عزیزوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلادیں۔ کلیجہ کی کمزوری کھانسی اور لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلادیں بچے سے ضعیف تک کو دوا یکساں فائدہ کرتی ہے پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خاصکر بہت خوشی سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں اور عزیزوں کو آزمائش کر لیجئے **قیمت فی شیشی ۱۲ ؍** محصولڈاک ۴؍ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بجائے محصولڈاک دس آنہ ۱۰ ؍

قوت کی گولیاں

۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس اسٹکنیا۔ ڈامینیا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں اسلئے مغز ریڑھ رگ اور خون کو طاقت دینے کا خاص معونی رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی بے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز فائدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت ڈوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ۱ سے ۴ شیشی تک ۵ ؍

دیکھیے جناب اڈیٹر صاحب مخبر دکن کیا تحریر فرماتے ہیں ہمنے ڈاکٹر صاحب کی تعریف پر خیال کر کے تیس گولیاں منگائیں اسکی تیر بہدف اثر اور فوائد پر نظر کرتے ہیں تو ان گولیوں کی قیمت بجائے ایک روپیہ کے سنہ ۵ روپیہ رکھنی چاہئے تھی

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ